شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی

کے

حکیمانہ تفسیری فوائد

محاسن موضح قرآن

کا

چوتھا حصہ

انتخاب

مفسر قرآن مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی

دہلوی

ادارہ رحمت عالم، شیخ چاند اسٹریٹ لال کنواں دہلی

فہرست عنوانات

فوائد کا تعارف

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیری فوائد میں نہایت سادہ زبان، چھوٹے چھوٹے مختصر مگر پرتاثیر فقروں میں قرآنی علم و حکمت کے جو بیش قیمت موتی بکھیرے ہیں وہ بھی شاہ صاحب کے ترجمہ (موضح قرآن) کی طرح پڑھنے والے کی روح میں اتر جاتے ہیں علم کلام اور فلسفہ والہیات کے مسائل ہوں یا تاریخی حقائق اور اخلاقی نصائح ہوں۔ شاہ صاحب نے ہر مشکل سے مشکل مسئلہ کو نہایت سادگی کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ قرآن حکیم جس فطری انداز سے انسانی وجدان کو اپیل کرتا ہے اسی طرح شاہ صاحب نہایت سادگی کے ساتھ چند فقروں میں اس کی تشریح کر دیتے ہیں۔

زمانہ حال کے بڑے بڑے صاحب طرز ادیب جس بات کو زبان وادب کے بہترین قالب میں پیش کر کے بڑی مشکل سے ایک بات قاری کے ذہن میں اتارتے ہیں اسے شاہ صاحب اپنی پرانی زبان کے چند سادہ فقروں میں اس کی روح میں پیوست کر دیتے ہیں۔

یکسوئی کے ساتھ پڑھنا شرط ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کے ایک ایک لفظ میں نورانیت بھری ہوئی ہے۔ قلم کاری اور ادبیت کا مظاہرہ فوری طور پر تو قاری پر بڑا رعب ڈالتا ہے۔ لیکن وہ ایک وقتی تاثر ہوتا ہے۔

شاہ صاحب ایک صاحب نسبت اور صاحب تصرف درویش تھے جو صرف اپنے بڑے بھائی شاہ عبدالعزیز کے گھر سے آنے والے دونوں وقت کے کھانے اور سال بھر میں صرف دو جوڑے کپڑے پر قناعت کر کے اپنا سارا وقت ترجمہ و تفسیر پر صرف کرتے تھے۔

سرسید علیہ الرحمتہ نے آثار الصنادید میں شاہ صاحب کی دینی مجلسوں کے روحانی وقار و اثر اور شاہ صاحب کے روحانی جلال کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

شاہ صاحب کے فوائد میں قرآنی علم و حکمت کے جواہرات ملتے ہیں ان میں شاہ صاحب کا علمی اور روحانی کمال یا دوسرے لفظوں میں شاہ صاحب کی الہامی بصیرت اس مقام پر زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے - جہاں شاہ صاحب کسی آیت پاک سے کوئی نادر اور عجیب استنباط کرتے ہیں راقم نے محاسن موضح قرآن کی دوسری جلد میں شاہ صاحب کے تمام فوائد کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کر دیا ہے - تاکہ تفسیر قرآن کے طالب علم اور علمائے کرام ان بیش قیمت تفسیری علوم کو ایک جگہ دیکھ سکیں — ہمارے اکابر میں حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری شاہ صاحب کے تفسیری فوائد کے مطالعہ کی اپنے شاگردوں کو بہت ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ شاہ صاحب نے ان فوائد میں جو جو عجیب نکتے بیان فرمائے ہیں وہ تفسیر کی بڑی کتابوں میں نہیں ملتے۔

یہ واضح رہے کہ شاہ صاحب جیسا صاحب بصیرت عالم عقائد اور کلام کے مسائل میں جہاں اپنی انفرادی عظمت کا سکہ دلوں پر بیٹھاتا ہے وہاں فقہی مسائل میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے اجتہادی دائرہ کا پابند نظر آتا ہے۔

مسائل میں شاہ صاحب صرف ناقل نظر آتے ہیں حالانکہ بڑے شاہ صاحب حضرت امام ولی اللہ رح فقہی مسائل میں کہیں کہیں اجتہاد ضرور کرتے ہیں۔ لیکن شاہ عبدالقادر صاحب فقہ میں حضرت امام اعظم کی اجتہادی عظمت کو تسلیم کرتے ہیں — عقائد و کلام میں البتہ ان کی اجتہادی شان دوسرے مفسرین سے یہاں تک کہ بڑے شاہ صاحب سے بھی اپنی الگ راہ اپنائی ہے۔

راقم نے مستند موضح قرآن کی ترتیب میں بڑے شاہ صاحب کے تفسیری فقرے جگہ جگہ نقل کرکے فتح الرحمان اور موضح قرآن کے اجتہادی فرق کو قارئین کے سامنے رکھا ہے۔

اسلام اور دوسرے مذاہب

اسلام کیا ہے اور کس مذہب کا نام ہے؟

لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ نہیں پہنچتا میرا اقرار بے انصافوں کو (البقرہ ۱۲۴)

— فائدہ — دین اسلام ہمیشہ ایک ہے، سب پیغمبر اور سب امتیں اسی پر گذریں، وہ یہ کہ جو حکم اللہ بھیجے پیغمبر کے ہاتھ، سو قبول کرنا اب مسلمان ہیں اسی پر اور تم اس سے پھرے ہوئے ہو۔"

(مطلب) یہود و نصاریٰ اور دوسری قومیں مخاطب ہیں جو اس دور آخر کے پیغمبر کو نہیں مانتیں۔

دین کامل اسلام ہے، وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (البقرہ ۱۴۳) (ترجمہ) اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل کہ تم ہو بتانے والے لوگوں پر اور رسول ہو تم پر بتانے والا۔

(فائدہ) تمہارے پاس ہے پوری بات اور مخالفوں پاس ہے ناقص، ایک یہ کہ تم سب نبیوں کو مانتے ہو اور یہود اور نصاریٰ کسی کو مانتے ہیں، کسی کو نہیں، دوسرے یہ کہ تمہارا قبلہ کعبہ ہے کہ ابراہیمؑ کے وقت سے مقرر ہوا ہے، ابراہیم پیشوا ہے، سب کا اور یہود و نصاریٰ کا قبلہ پیچھے ثابت ہوا، اسی طرح ہر بات میں تم پورے ہو اور امتیں ناقص، ان کو حاجت ہے کہ تم بتاؤ اور تم کو حاجت نہیں کہ کوئی امت بتا دے۔ مگر تمہارا نبی،

اسلام کا مادی غلبہ بطور اعجاز صرف ایک دفعہ	وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۔ (یونس ۲۰)

(ترجمہ) اور کہتے ہیں، کیوں نہ اتری اس پر ایک نشانی اس کے رب سے، سو تو کہہ کہ چھپی بات اللہ ہی جانے۔ سو راہ دیکھو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں راہ دیکھتا''

(فائدہ) فرمایا، آگے دیکھو، حق تعالیٰ اس دین کو روشن کرے گا اور مخالف ذلیل ہوں گے برباد ہوں گے۔ سو ویسا ہی ہوا۔ سچ کی نشانی ایک بار کافی ہے۔ اور ہر بار مخالف ذلیل ہوں تو فیصلہ ہو جائے۔ فیصلہ کا دن دنیا نہیں''

(مطلب) بطور اعجاز اسلام کو سربلندی عہد رسالت میں حاصل ہوئی۔ اس کے بعد قیامت تک ظاہری اسباب پر فتح و شکست کا دار و مدار رہے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئی بات نہیں کہتے	وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِنْ رَبِّهِ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ (طٰہٰ ۱۳۳)

(ترجمہ) اور لوگ کہتے ہیں، یہ کیوں نہیں لے آتا ہم پاس کوئی نشانی اپنے رب سے۔ کیا پہنچ نہیں چکی ان کو نشانی ؟ اگلی کتابوں میں کی''

(فائدہ) یہ معنی کہ پہلے پیغمبروں کی نشانی کفایت ہے، یہ پیغمبرؐ بھی انہی باتوں کا تقید کرتا ہے، کوئی بات نئی نہیں کہتا۔ یا یہ نشانی کہ اگلی کتابوں کے موافق قصے بیان کرتا ہے،

حق ایک ہے اور باطل بہت ہیں۔	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ۔ (الانعام ۱)

(ترجمہ) سب تعریف اللہ کو، جس نے بنائے آسمان و زمین اور ٹھیرایا اندھیرا اور اُجالا''

(فائدہ) اندھیرا اجالا یہی رات دن ہے، اور اشارہ میں راہ غلط کو اندھیرا، کہیئے اور صحیح کو اجالا، سو راہ صحیح ایک ہے اور اس کے سوائے سب غلط ہیں، وہ

بہت ہیں۔

اسلام کے سوا تمام مذہب میں شرک ہیں	اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا

(النساء ۱۱۶) فائدہ) اوپر سے ذکر تھا۔ منافقوں کا جو پیغمبر کے حکم پر راضی نہ ہو، اور جدی راہ چلے، یہ آیت فرمائی کہ اللہ شرک نہیں بخشتا تو شرک فرمایا۔ حکم میں شریک کرنے کو، یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پر چلے، بس جو دین ہے سوا اسلام کے سب شرک ہے، اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔

الانعام ۱۲۲ میں فرمایا —— اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں۔ اپنے رفیقوں کے، کہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے۔

(فائدہ) یعنی مشرک فقط یہی نہیں کہ کسی کو سوائے خدا کے پوجے بلکہ شرک حکم میں ہے کہ اور کا مطیع ہووے۔

اصل دین ایک ہی ہے شرائع میں اختلاف ہے	وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ فَلَا یُنَازِعُنَّکَ فِی الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ (الحج ۶۷)

(ترجمہ) "ہر فرقہ کو ہم نے ٹھیرا دی ہے ایک راہ بندگی کی کہ وہ اس طرح کرتے ہیں بندگی"

(فائدہ) یعنی اصل دین ہمیشہ سے ایک ہے، اور احکام ہر دین میں جدا آتے ہیں۔ ہر حکم کا واسطہ کیوں پوچھتے ہو۔؟

اشوری نمبر ۱۳ کے فائدہ میں لکھا ہے "اصل دین ہمیشہ ایک ہے، اس کو قائم کرنے کے طریق ہر وقت میں جدا ٹھہرائے ہیں اللہ نے"

سورۃ محمد نمبر ۲ کے فائدہ میں تحریر فرمایا۔ "پہلے زمانے میں سب خلق کو تکلیف نہ تھی ایک شرع کی، اس وقت سب جہاں کو ایک حکم ہے، اب سچا دین یہی ہے اور کام بھلے اور برے مسلمان بھی کرتے ہیں اور کافر بھی۔ لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہے کہ

نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا رہے کہ نیکی برباد، گناہ لازم"۔

البقرہ ۲۱۳)، کا فائدہ بھی بہت مفصل ہے، اسے بھی دیکھو،،

دین فطرت کے بنیادی اصول ایک ہیں

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ، لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (الروم ۳۰)

(ترجمہ) تو سیدھا رکھ اپنا منہ دین پر، ایک طرف کا ہو کر وہی تراش اللہ کی، جس پر تراشا لوگوں کو، بدلنا نہیں اللہ کے بنائے کو، یہی ہے دین سیدھا۔

(فائدہ) یعنی اللہ سب کا حاکم، مالک، سب سے نرالا، کوئی اس کے برابر نہیں، کسی کا اس پر زور نہیں، یہ باتیں سب جانتے ہیں۔ اس پر چلنا چاہئے، ایسے ہی کسی کی جان مال کو ستانا، ناموس میں عیب لگانا، ہر کوئی برا جانتا ہے، ایسے ہی اللہ کو یاد کرنا، غریب پر ترس کھانا، حق پورا دینا، دغا نہ کرنا، ہر کوئی اچھا جانتا ہے، اس پر چلنا وہی دین سچا ہے، ان چیزوں کا بندوبست پیغمبروں کی زبان سے اللہ نے سکھلا دیا۔

نجات کسی ایک قوم کے لئے مخصوص نہیں، ایمان و عمل شرط ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِئِيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ (البقرہ ۶۲)

(ترجمہ) یوں ہے، جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین، جو کوئی یقین لایا۔ اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا نیک تو ان کو ملی ان کی مزدوری اپنے رب کے پاس اور نہ ان کو ڈر ہے اور نہ وہ غم کھاویں۔

(فوائد) یعنی کسی فرقہ پر موقوف نہیں، یقین لانا شرط ہے اور عمل نیک اپنے اپنے وقت حسب نے یہ کیا ثواب پایا،

(مطلب) اس آیت پر کئی شبہے وارد کئے گئے ہیں۔ (۱) مومن تو پہلے ہی مومن ہے، پھر

اس کے ایمان لانے کا کیا مطلب، (۲) یہاں نبوت محمدی پر ایمان لانے کا ذکر نہیں کیا گیا اور ایمان و عمل کا دعویٰ آج بھی ہر مذہبی گروہ کر رہا ہے تو کیا وہ بھی نجات کا مستحق ہے۔

مفسرین نے ان شبہات کو دور کرنے کے لئے بڑی بڑی بحثیں کی ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ اس کا تعلق پچھلی قوموں سے ہے اور (آمنوا) سے مراد اصطلاحی مومن نہیں۔ فرماں بردار لوگ۔ مراد ہیں۔ جو یہودیت و نصرانیت کی گروہ بندی سے الگ تھے۔

اور اس آیت میں در اصل جواب ہے اس بات کا کہ یہود و نصاریٰ جو آپس میں نجات کو اپنے اندر محدود سمجھتے ہیں وہ غلط ہے نجات کا تعلق "نسلی گروہ بندی" سے نہیں۔ ایمان و عمل سے ہے۔

رہی یہ بات کہ اسلام کامل کے آنے کے بعد نجات کی راہ کیا ہے۔؟ تو اس کا جواب دوسری آیات کے اندر موجود ہے۔

شریعتوں میں نسخ کیوں جاری ہوا۔؟

البقرہ (۱۰۶) میں فرمایا۔

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ۔

(ترجمہ) جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اس سے بہتر یا اس کے برابر کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(فائدہ) یہ بھی یہود کا طعن تھا کہ تمہاری کتاب میں بعض آیت نسخ ہوتی ہے، اگر اللہ کی طرف سے تھی تو پھر کیا عیب دیکھا کہ موقوف کی، اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ عیب نہ پہلی میں تھا نہ پچھلی میں، پر حاکم ہر وقت جو چاہے سو حکم کرے۔

النحل ۱۰۱ میں فرمایا۔ وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ

(ترجمہ) اور جب بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری، اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے

(فائدہ) اس کلام میں اللہ تعالیٰ نے اکثر نسخ فرمایا ہے تو کافر شبہ کرتے ہیں، اس کا جواب سمجھا دیا، یعنی ہر وقت پر موافق اس وقت کے حکم بھیجے تو یقین والوں کا دل قوی ہو کہ ہمارا رب ہر حال سے خبردار ہے"

غلبۂ اسلام کی تکمیل خلفاء راشدین کے ذریعہ	سورہ یونس ۴۶ کے فائدہ میں لکھا۔ یعنی غلبۂ اسلام کچھ حضرت کے روبرو ہوا اور باقی اگلے خلیفوں سے"
اسلام تمام ادیان کا مجموعہ ہے	المومنون ۵۳ ف۳ ص ۵۷۱
یقین کامل والا دعویٰ سے ڈرتا ہے	منافقین دعویٰ کرتے تھے ــــ قَالَتِ الْاَعْرَابُ

اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (الحجرات ۱۴)

(ترجمہ) کہتے ہیں گنوار! ہم ایمان لائے تو کہہ، تم ایمان نہیں لائے، پر کہو مسلمان ہوئے۔

(فائدہ) ایک کہتا ہے کہ ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا، اس کا مضائقہ نہیں ایک کہتا کہ ہم کو پورا یقین ہے، جو یقین پورا ہے تو اس کے آثار کہاں، جس کو سچ یقین ہے اس کو دعویٰ سے ڈر آتا ہے"

اخلاقی نیکیوں کے طریقے مختلف ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں	الانعام آیت (۶۰)، یہ لکھتے ہیں" "دین میں جو باتیں یقین لانے کی ہیں ان میں فرق نہ چاہیے

اور جو کرنے کی ہیں، اس کے طریقے کئی ہوں تو برا نہیں"

(نوٹ) عبادات مراد نہیں اخلاقی نیکیاں مراد ہیں، عبادات کے جو طریقے اسلام نے مقرر کر دیئے ہیں ان کے سوا کوئی طریقہ مقبول نہیں۔

اسلام کا عقلی غلبہ ہمیشہ کیلئے ہو چکا	التوبہ (۳۳) فائدہ (۴) دیکھو۔

توحید و شرک کیا ہے؟ شرک و کفر کے اثرات

| شرک کیا ہے | خدا تعالیٰ نے مشرک عورت اور مشرک مرد کے ساتھ ازدواجی

تعلق قائم کرنے کی ممانعت فرمانے کے بعد کہا ۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ (البقرہ ۲۲۱)

اور اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے، اور بتاتا ہے اپنے حکم لوگوں کو، شاید وہ چوکس ہو جائیں۔

(فائدہ نمبر ۲) شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے، مثلاً کسی کو سمجھے کہ وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت مانگے اسکو مختار جان کر (البقرہ آیت نمبر ۲۲۱ کی تشریح میں) ف۲ ص۵۵

مشرکین کے دل میں ہیبت کیوں ڈالی جاتی ہے ! | سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ (آل عمران ۱۵۱ ص۱۱۱)

اب ڈالیں گے ہم کافروں کے دل میں ہیبت، اس واسطے کہ انھوں نے شریک ٹھہرایا اللہ کا، جس کی اس نے سند نہیں اتاری،

(فائدہ ۲) یعنی وہ چور ہیں اللہ کے اور چور کے دل میں ڈر ہوتا ہے اس واسطے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ ہیبت ڈال دے گا۔

| متضاد اور رنگا رنگ عالم دلیل توحید ہے | وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا

رَوَاسِيَ وَاَنْهَارًا ۚ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔ (الرعد ۳)

وہ وہی ہے، جس نے پھیلائی زمین اور رکھے اس میں بوجھ اور ندیاں اور ہر میوے کے رکھے اس میں جوڑے دو ہرے، ڈھانکتا ہے دن پر رات، اس میں نشانیاں ہیں ان کو جو دھیان کرتے ہیں۔

(فائدہ) ہر میوے کے جوڑے یعنی ایک قسم کامل ایک قسم ناقص اور رات اور دن ایک اندھیرا ایک اجالا، رنگارنگ چیزیں بنائی نشان ہے کہ اپنی خوشی سے بنایا، اگر ہر چیز خاصیت سے ہوتی تو ایک سی ہوتی (ص ۴۰۹)

غیر اللہ کی نیاز کا حکم	وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۗ تَاللّٰهِ

لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۔ (النحل ۵۶ ص ۴۴۹)

(ترجمہ) اور ٹھیراتے ایسوں کو جن کی خبر نہیں رکھتے، ایک حصہ، ہماری دی روزی میں سے، قسم اللہ کی، تم سے پوچھنا ہے جو جھوٹ باندھتے تھے۔

(فائدہ ۲) یہ ان کو فرمایا جو اپنے کھیت میں، مویشی میں، تجارت میں اللہ کے سوائے کسی کی نیاز ٹھیراتے ہیں، سب مال اللہ کا ہے اور کسی کا حق نہیں مگر اللہ کی راہ میں دے اپنے ثواب کو پھر اپنے بدلے ثواب کسی کو دلوادے ــــــ اس کے ساتھ الجن ۲۵ کا فائدہ بھی دیکھو۔

اللہ تعالیٰ کے فعل میں غرض نہیں	وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۔ (الانعام ۷ ص ۲۲۴)

(ترجمہ) اور اس طرح ہم دکھانے لگے ابراہیم کو سلطنت آسمان کی اور زمین کی اور تا اسکو یقین آوے،

(فائدہ ۳) حق تعالیٰ کے کلام میں (تا) کے ساتھ (اور) آیا ہے یعنی اللہ کو ہر کام

خود بھی مقصود ہے اور واسطے دوسرے کے بھی مقصود ہے۔ یہ نہیں کہ واسطے بغیر کام نہ کر سکے، مثلاً بندہ تخم ڈالے واسطے درخت ہونے کے، اس بغیر درخت نہیں ہو سکتا اللہ کو اس بغیر بھی ہو سکتا ہے، لیکن درخت بھی مقصود ہے اور اس طرح اگانا بھی مقصود ہے۔

یہی معنی ہیں کہ اللہ کے فعل میں غرض نہیں۔"

شاہ صاحب کا یہ تشریحی نوٹ علم کلام کے ایک اہم مسئلہ سے متعلق ہے شاہ صاحب یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس جگہ خدا تعالیٰ کے کلام میں "تا" (لام کے) ساتھ اور واو عطف آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو سیر ملکوت کرائی۔ اور اس میں خدا تعالیٰ کا ایک مقصد اپنا تھا اور وہ تھا اپنی قدرت کا اظہار اور اپنی عظمت کا اظہار، دوسرا مقصد تھا، حضرت ابراہیم میں یقین کی مزید طاقت پیدا کرنا۔

—اب اس آیت پر ایک اشکال یہ پیدا ہو سکتا تھا کہ کیا خدا تعالیٰ سیر ملکوت کے بغیر ابراہیم میں یقین پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ شاہ صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں۔

اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ اسباب و وسائل کے بغیر بھی ہر کام کر سکتا ہے، وہ قادر مطلق سیر ملکوت کے بغیر بھی ابراہیم کے اندر یقین پیدا کر سکتا تھا مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ وسیلہ اور واسطہ بھی مقصود ہوتا ہے اور وہ عمل بھی جو اس واسطہ و ذریعہ سے وجود میں آئے۔

جیسے ایک انسان بیج کے بغیر درخت نہیں اگا سکتا، مگر حق تعالیٰ بیج کے بغیر بھی درخت اگا سکتا ہے، وہ بیج کا محتاج نہیں، البتہ اس کا طریقہ یہی ہے کہ بیج سے درخت اگاتا ہے، کیونکہ اگانا بھی ایک مقصد رکھتا ہے اور وہ درخت بھی ایک مقصد رکھتا ہے وہ مقصد ہے۔ بندوں کو فائدہ پہنچانا اور اگانے کا مقصد ہے اپنی قدرت کا اظہار کرنا

یہی مطلب ہے کہ اللہ کے فعل میں غرض نہیں، یعنی ایسی غرض نہیں جس سے خود خدا تعالیٰ کو فائدہ پہنچے۔ بلکہ اس غرض کا فائدہ بندوں کو پہنچتا ہے۔

حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے ملکوت کی سیر کرائی، یہ فعل خود ایک مقصد خداوندی ...... تھا یعنی قدرت کا اظہار، ہاں اس کا فائدہ ذات الٰہی کو نہیں پہنچا بلکہ حضرت ابراہیم کو پہنچا اور وہ یقین کا حصول تھا۔

شاہ صاحب کی عبارت میں "آتا ہے" لکھا ہے، لیکن یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے، آتا ہے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ قاعدہ کلیہ ہے، حالانکہ قرآن کریم میں اس آیت کے سوا کسی جگہ لام کئے کے ساتھ واؤ عطف نہیں ہے۔

شروع میں پورے حوالوں کے ساتھ اس کی وضاحت کی جا چکی ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اصل عبارت "آیا ہے" ہونی چاہیے، کتابت کی غلطی نے آتا ہے کر دیا تمام نسخوں میں "آتا ہے" لکھا ہوا ملا ہے، یہاں تک کہ سید عبداللہ والے نسخہ میں بھی یہی ہے۔

بے صورت معبود کی عبادت سے جاہل کو تسکین نہیں ہوتی

بنی اسرائیل نے دریائے نیل کے پار ایک قوم کو بت پرستی کرتے دیکھا تو حضرت موسیٰ سے اپنے لئے بھی ایک بت بنانے کی درخواست کی اس پر حضرت موسیٰ نے کہا۔ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ۔ (الاعراف ۱۳۸ ص۲۷۳) کہا، تم لوگ جہل کرتے ہو۔

(فائدہ) جاہل آدمی نرے بے صورت کو عبادت کر کے تسکین نہیں پاتا جب تک سامنے ایک صورت نہ ہو، وہ قوم دیکھی کہ گائے کی صورت پوجتے تھے، ان کو بھی ہوس ہوئی آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور یہ پوجا۔

خدا کا یقین، دل کے اندر موجود ہے، عہد ازل،

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ، اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا

بَلٰی شَھِدْنَا ۔ (الاعراف ۲، ۱۷۲ ص۲۸۳)

(ترجمہ) اور جب وقت نکالی تیرے رب نے، آدم کے بیٹوں سے ان کی پیٹھ میں سے انکی اولاد، اور اقرار کروایا ان سے ان کی جان پر کیا میں نہیں ہوں رب تمھارا؟ بولے البتہ ہم قائل ہیں۔

(فائدہ) مدعا یہ کہ خدا کے ماننے میں ہر کوئی آپ کفایت ہے، باپ کی تقلید نہیں اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ عہد تو یاد نہیں رہا پھر کیا حاصل؟ تو یوں سمجھو کہ اس کا نشان ہر کسی کے دل میں رہا ہے اور ہر زبان کو مشہور رہا ہے کہ سب کا اللہ ہے، سارا جہاں قائل ہے

اور جو کوئی منکر ہے یا شرک کرتا ہے سو اپنی عقل ناقص کے دخل سے، پھر آپ ہی جھوٹا ہوتا ہے۔

کفر کے ساتھ آسمانی علم (الہام) جمع نہیں ہوتے	اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

(الانفال ۱۲ ص۲۹۲) ترجمہ: جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں ساتھ ہوں تمہارے، سو تم دل ثابت کرو مسلمانوں کے، میں ڈالدوں گا دل میں کافروں کے دہشت۔

(فائدہ) کافروں کے دل قابل نہیں فرشتوں کے الہام کے، سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانوں کے دل ثابت کرنے کا حکم فرمایا۔

(مطلب) بدر کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے، عجیب استدلال ہے۔

کفر سے مکمل بیزاری کے بعد ہی الہام حق کی راہیں کھلتی ہیں۔	اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ (یوسف، ۳۷ ص۳۹۳)

(ترجمہ) میں نے چھوڑا دین اس قوم کا کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت سے وہ منکر ہیں

— یہ حضرت یوسف ؑ کا اعلان ہے جو انھوں نے جیل خانہ میں کیا۔

(فائدہ ۱۲) حق تعالیٰ نے قید میں یہ حکمت رکھی کہ ان کا دل کافروں کی محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا۔

بزرگ لوگ وقت آنے پر کسی کو پناہ نہیں دے سکتے | اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا۔ (بنی اسرائیل ۱۷، ۵۷ ص ۴۷۵)

(ترجمہ) وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں، ڈھونڈھتے ہیں اپنے رب تک وسیلہ کہ کون بندہ بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں اس کی مہر کی اور ڈرتے ہیں اس کی مار سے بے شک تیرے رب کی مار ڈرنے کی چیز ہے۔

(فائدہ ۱) یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے، آخرت میں انہی کی شفاعت ہوگی۔

آیت نمبر ۵۸ پر یہ فائدہ ہے:-

(فائدہ ۲) یعنی تقدیر میں لکھ چکے، ہر شہر کے لوگ بزرگ کو پوجتے ہیں کہ ہم اس کی رعیت ہیں اور اس کی پناہ میں ہیں، سو وقت آنے پر کوئی نہیں پناہ دے سکتا۔

مردہ بزرگوں کو پوجنے والوں کی مذمت | وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ

(النحل ۲۱ ص ۴۴۳) ترجمہ:- اور جن کو پکارتے ہیں، اللہ کے سوا، کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا ہوتے ہیں مردے ہیں، جن میں جی نہیں اور خبر نہیں رکھتے کب اٹھائے جائیں گے۔

(فائدہ ۳) شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔

(مطلب) "شاید" کا لفظ لاکر یہ اشارہ فرمایا کہ اس آیت میں بتوں کے پجاری بھی مراد لئے جا سکتے ہیں۔

طاغوت کیا ہے؟ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل ۳۶ ص۴۴۶) (ترجمہ) اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت میں رسول کہ بندگی کرو اللہ کی، اور بچو ہڑدنگے سے،

(فائدہ ۲) ہڑدنگا وہ جو ناحق سرداری کا دعوی کرے، کچھ سند نہ رکھے، ایسے کو طاغوت کہتے ہیں، بت اور شیطان اور زبردست ظالم، سب یہی ہیں۔

شرک کی تردید میں جامع فائدہ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَاءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ، اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (العنکبوت ۴۱-۴۲ ص۶۶۵)

(ترجمہ) کہاوت ان کی جنھوں نے پکڑے اللہ کو چھوڑ کر اور حمایتی، کہاوت مکڑی کی بنا لیا اس نے ایک گھر، اور سب گھروں میں بودا سو مکڑی کا گھر اگر ان کو سمجھ ہوتی اللہ جانتا ہے جس کو پکارتے ہیں، اس کے سوا کوئی چیز ہو، اور وہ زبردست ہے حکمتوں والا،

(فائدہ ۱) یعنی گھر اس واسطے کہ جان و مال کا بچاؤ ہو، مکڑی کا جالا کہ دامن کے جھٹکے سے ٹوٹ پڑے، ویسا ہی ہے جو اللہ کے سوا کسی کو اپنا بچاؤ سمجھے۔

(فائدہ ۲) یعنی کبھی سننے والا تعجب کرے کہ سب کو ایک لکڑی ہانک دیا، بعضی خلق بت پوجتی ہیں، بعضے آگ پانی کو، بعضے اولیا انبیاء کو یا فرشتوں کو، سو اللہ نے فرما دیا کہ اللہ کو سب معلوم ہیں، اگر کوئی کچھ کر سکتا تو اللہ سب کو یک قلم موقوف نہ کرتا اور اللہ کو کسی کی رفاقت نہیں چاہیئے، زبردست ہے اور مشورہ نہیں چاہیئے حکمتیں اسی کو ہیں۔

محض شبہ میں بھی کسی کی پوجا نہ کرو	وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا (لقمان ۱۵) اور اگر وہ دونوں تجھ سے اڑیں اس پر

کہ شریک مان میرا جو تجھکو معلوم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان،

(فائدہ ۳) شریک نہ مان جو معلوم نہیں یعنی شبہ میں بھی نہ مان اور یقین سمجھ کر تو کیوں مانے۔

غیراللہ کی نذر کا حکم کیا ہے۔؟	وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (البقرہ ۲۷۰)

(ترجمہ) اور جو خرچ کرو گے کوئی خیرات یا قبول کرو گے کوئی منت سو اللہ کو معلوم ہے

(فائدہ ۱) نذر اللہ کے سوائے کسی کی نہ چاہیے مگر یہ کہے کہ اللہ کے واسطے فلانے شخص کو دوں گا تو مختار ہے۔

نبوت و رسالت کی حقیقت، نبوت محمدیہ کی عظمت

ہر قوم میں نذیر آیا ہے	وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (الفاطر ۲۴)

(ترجمہ) اور کوئی فرقہ نہیں، جس میں نہیں ہو چکا کوئی ڈرانے والا"

(فائدہ) ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ پر"

(مطلب) نبی براہ راست ہو یا نبی کا کوئی جانشین، نائب اور داعی ہو — اس مفہوم کی دو آیتیں اور ہیں۔

(۱) وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۔ (یونس ۴۷) اور ہر فرقہ کا ایک رسول ہے۔

(۲) اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد ۷) تو تو ڈر سنانے والا ہے اور ہر قوم کو ہوا ہے راہ بتانے والا۔ بعض مفسرین نے ولکل کا عطف انت پر کیا ہے۔

جز ایں نیست کہ تو بیم کنندہ و مر ہر گروہے کا ہدایت کنندہ (شیخ شریف)

نبی اور غیر نبی میں فرق

هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ (الانعام ۔ ۵۰)

ترجمہ :۔ کب برابر ہو سکے اندھا اور دیکھتا، کیا تم دھیان نہیں کرتے ؟

(فائدہ) یعنی پیغمبر آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہو جاتے ان سے محال باتیں طلب کرے، ایک اندھے اور دیکھنے کا فرق ہے۔

رسولوں سے عتاب آمیز خطاب کیوں کیا جاتا ہے

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا (المائدہ ۱۷)

(فائدہ) اللہ صاحب، جب کسی جگہ نبیوں کے حق میں ایسی بات فرماتے ہیں تا ان کی امت ان کو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھا دیں والا نبی اس لائق کا ہے کو ہیں۔؟

رسول آخر الزماں کی بعثت کیوں ضروری تھی

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۔ (البینہ ۱)

(ترجمہ) نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہیں کتاب والے اور شریک والے، باز آتے، جب تک کہ پہنچے ان کو کھلی بات"۔

(فائدہ) حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے، ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور، اب چاہیئے کہ حکیم کے یا ولی یا بادشاہ عادل کے سمجھائے راہ پر آویں سو ممکن نہ تھا، جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر، ساتھ کتاب اللہ کے اور مددِ قومی کے، کئی برس میں ملک ملک ایمان سے بھر گئے۔

حضور کے فیض صحبت کی مثال

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ الخ (النور ۳۵) (ترجمہ) روشنی ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔ کہاوت اس کی روشنی کی الخ

(فائدہ) یعنی اللہ سے رونق اور بستی ہے زمین اور آسمان کی الخ ــــ یا پیغمبر کو فرمایا کہ دل کا

نور ملتا ہے ان سے، وہ ملک عرب میں پیدا ہوئے، نہ مشرق میں نہ مغرب میں، اس کا تیل بن آگ سلگنے کو تیار ہے یعنی مومن کے دل میں بے ریاضت ان کی صحبت سے روشنی پیدا ہوتی ہے آگے فرمایا کہ وہ روشنی ملتی ہے اس سے کہ جن مسجدوں میں کامل لوگ بندگی کرتے ہیں صبح و شام وہاں لگا رہے۔"

انبیاء علیہم السلام کی عصمت کیا ہے؟	عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ (الجن ۲۷)

(ترجمہ) جاننے والا بھید کا، سو نہیں خبر دیتا اپنے بھید کی کسی کو مگر جو پسند کر لیا کوئی رسول تو وہ چلاتا ہے اس کے آگے اور پیچھے چوکیدار (سورۂ جن ۲۷)

(فائدہ) یعنی رسول کو خبر دیتا ہے غیب کی پھر چوکیدار رکھتا ہے اس کے ساتھ کہ اس میں شیطان دخل نہ کرنے پاوے اور اپنا نفس غلط نہ سمجھے، یہی معنی ہیں اس بات کے کہ پیغمبروں کو عصمت ہے اوروں کو نہیں، اور ان کا معلوم بے شک ہے اوروں کے معلوم میں شبہ ہے۔

وحی الٰہی اور نبی کے اجتہاد میں کیا فرق ہے	وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ (الحج ۵۲)

(ترجمہ) اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے یا نبی، سو جب لگا خیال باندھنے، شیطان نے ملا دیا اس کے خیال میں، پھر اللہ مٹاتا ہے شیطان کا ملایا، پھر پکی کرتا ہے اپنی باتیں اور اللہ سب خبر رکھتا ہے حکمتوں والا (الحج نمبر ۵۲)

(فائدہ) نبی کو ایک حکم اللہ سے آتا ہے، اس میں ہرگز تفاوت نہیں اور ایک اپنے دل کا خیال اس میں جیسے اور آدمی، کبھی خیال ٹھیک پڑا، کبھی نہ پڑا۔

جیسے حضرت نے خواب میں دیکھا کہ مدینہ سے مکہ میں گئے عمرہ کیا، خیال میں آیا کہ شاید اب کے برس، وہ ٹھیک پڑا اگلے برس،

یا وعدہ تھا کافروں پر غلبہ ہوگا، خیال آیا کہ اب کی لڑائی میں، اس میں نہ ہوا۔

پھر اللہ جتا دیتا ہے، لڑائی کا حکم تھا، اس میں تفاوت نہیں۔

نبی کی اجتہادی غلطی میں کیا مصلحت ہوتی ہے الحج ۵۴ میں اس کی مصلحت بیان فرمائی ہے۔ "یعنی اس میں گمراہ اور بہکتے ہیں، سو ان کا کام ہے بہکنا، اور ایمان والے اور مضبوط ہوتے ہیں کہ اس کلام میں بندے کا دخل نہیں، اگر ہو، تو یہ بھی بندے کے خیال کی طرح کبھی صحیح کبھی غلط ہوتا اور جس کی نیت اعتقاد پر ہو، اس کو اللہ یہ بات سمجھاتا ہے"

اجتہادی لغزش عتاب نہیں، تربیت قرآن کریم میں کئی جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجتہادی لغزش پر خفگی آمیز کلام نازل ہوا ہے، شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے لئے "تربیت" کا لفظ استعمال فرماتے ہیں۔ عتاب یا ناراضگی وغیرہ کے الفاظ استعمال نہیں فرماتے۔ غزوۂ احد میں حضور کی زبان پاک سے دشمنوں کے لئے غصے کے الفاظ نکل گئے اس پر لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ الخ (آل عمران ۱۲۸) نازل ہوئی، حضرت شاہ صاحب نے اس پر فائدہ تحریر فرمایا۔ "حق تعالیٰ نے پیغمبرؐ کو تربیت فرمائی کہ بندے کو اختیار نہیں، اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے، اگرچہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ظلم پر ہیں، لیکن چاہے ان کو ہدایت دے اور چاہے عذاب کرے، اپنی طرف سے بددعا نہ کرو۔"

مقامِ نبوت کا کس قدر احترام ہے۔

رسول و نبی میں اسباب ظاہری پر اعتماد پیدا نہیں ہونے دیا جاتا وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ (یوسف)

(ترجمہ) اور کہہ دیا اس کو جس کو اٹکلا کہ بچے گا ان دونوں میں میرا ذکر کر لو، اپنے خاوند پاس سو بھلا دیا اس کو شیطان نے ذکر کرنا۔

(فائدہ) حضرت یوسف نے اسباب کی سعی کی کہ میرا ذکر کر لو، بادشاہ پاس وہ بھول گیا، تا پیغمبر کا دل اسباب پر نہ ٹھہرے، کئی برس رہے قید میں اکثر لوگ کہتے ہیں، سات برس رہے"

اولاد کے غم کو دبائے رکھنا نبی ہی کا کام ہے	حضرت یوسف عم کے بعد جب بن یمین بھی حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدا ہوگیا تو بوڑھے باپ کے منہ سے نکلا۔

قَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (یوسف ۸۴)

بولا، اے افسوس یوسف پر! اور سفید ہوگئیں آنکھیں اس کی غم سے، سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا۔"

(فائدہ) غم کی بات منہ سے نہ نکالتا تھا۔ مگر اس وقت بے اختیار اتنا نکلا، ایسا درد دبا رکھنا کس کا کام سوا پیغمبر کے۔"

حضور کا بلند حوصلہ تھا	وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَىٰ بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا

(بنی اسرائیل ۵۵) ترجمہ:- اور ہم نے زیادہ کیا ہے بعضے نبیوں کو بعضوں سے اور دی ہم نے داؤد کو زبور۔"

(فائدہ) یعنی بعضے نبی تھے کہ جھنجھلا گئے، تیرا حوصلہ ان سے زیادہ رکھا ہے۔"

(نوٹ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا مطلب کیا ہے؟ حضور کے اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کے اعلان کا مطلب کیا ہے۔؟ نبوت سے پہلے حضور کی طرف ضلالت کو کس معنی میں منسوب کیا؟ — ان تمام مسائل پر "محاسن موضح قرآن"...... میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

نبوت سے پہلے نبی "ولی" ہوتا ہے	نبوت سے پہلے حضرت موسیٰ عم نے ایک قبطی (فرعونی) کو گھونسا مار کر ہلاک کر دیا تھا، پھر اس پر توبہ کی — خدا نے معاف کر دیا۔ اس

کے بعد حضرت موسیٰ نے اس کا شکریہ ادا کیا — قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ (القصص ۱۷) بولا اے رب جیسا تو نے فضل کیا مجھ پر، پھر میں کبھی نہ ہوں گا مددگار گناہ گاروں کا۔

(فائدہ) شاید اس فریادی کی بھی کچھ تقصیر تھی، اور بخشنا انھوں نے الہام سے جانا

پیغمبر لوگ نبوت سے پہلے ولی تو ہوتے ہیں ۔"

(مطلب) اگر فریادی کی کچھ تقصیر نہ ہوتی اور سارا قصور اس قبطی کا ہی ہوتا تو پھر حضرت موسیٰؑ کو توبہ کی ضرورت کیوں پڑتی، اس توبہ سے شاہ صاحب نے یہ استنباط کیا ہے۔ پھر انعمتَ علی سے قبولِ توبہ کا اشارہ نکلتا ہے۔ اس کا علم حضرت موسیٰ کو الہام سے ہوا۔

استغفار کا حکم، نبی پاکؐ کو خاص اپنے لئے بھی تھا	فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ (المومن ۵۵)

ترجمہ:- سو تو ٹھیر ارہ، بے شک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے، اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں، شام کو اور صبح کو۔"

(فائدہ)، حضرت رسول خداؐ دن میں سو بار استغفار کرتے گناہ سے، ہر بندہ قصوروار ہے اس کے موافق ہر کسی کو ضرور ہے استغفار۔

نبی کا قلب عذاب و رحمت کے چھپے آثار کو محسوس کرلیتا ہے	قوم لوط کو ہلاک کرنے والے فرشتے جب حضرت ابراہیم کے پاس آئے (بشکل انسان) فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا

تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ (ہود ۷۰)

پھر جب دیکھا ان کے ہاتھ نہیں آتے کھانے پر، اوپری سمجھا، اور دل میں ان سے ڈرا، وہ بولے مت ڈر، ہم بھیجے آئے ہیں طرف قوم لوط کے۔

(فائدہ) ان کے ساتھ جو عذاب تھا۔ اس کا ڈر پڑا ان کے دل پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ازواج مطہرات کے درمیان مساوات واجب نہ تھی	تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُــْٔوِيْۤ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ (الاحزاب ۵۱) پیچھے رکھدے تو جس کو چاہے ان میں اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے۔

(فائدہ) کسی مرد کو جو کئی عورتیں ہوں، اس پر واجب ہے باری سے سب پاس

رہنا۔ اور حضرت پر واجب نہ رکھا، اس واسطے کہ عورتیں اپنا حق نہ سمجھیں، تو جو دیں راضی ہو کر قبول کرلیں، یہ حضرت نے فرق نہیں کیا، سب کی باری برابر رکھی ۔

(مطلب) کثرتِ ازواج کا اصل مقصد تعلیم اور تبلیغ تھا، اور اس ضرورت کو حضور ہی خوب سمجھتے تھے کہ کس بیوی میں اس کام کی کتنی صلاحیت ہے۔ اس لئے برابری قانوناً آپ پر لازمی نہ تھی۔

پیغمبروں کی شفاعت پر مغرور نہ ہونا چاہیئے	یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ (المائدہ ۱۰۹)

(ترجمہ) جس دن جمع کرے گا رسول، پھر کہے گا تم کو کیا جواب دیا۔ بولیں گے، ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے، چھپی بات کا جانتا، ــــ

(فائدہ) یہ اللہ صاحب پوچھے گا کافروں کے سنانے کو کہ میں نے تم کو جن کی طرف بھیجا تھا، انھوں نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھیں گے اللہ کے علم پر کہ ہم کو دل کی خبر نہیں ظاہر کی ہے۔ یہ ان کو سنایا جو مغرور رہیں پیغمبروں کی شفاعت پر، تا معلوم کریں کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہیں دیتا، اور کوئی کسی کی شفاعت نہیں کرتا۔

ولا تکونن من المشرکین، کے خطاب کا کیا مطلب ہے؟	وَادْعُ اِلٰی رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ الخ (القصص ۸۷) (ترجمہ) اور بلا اپنے رب کی طرف اور نہ ہو شریک والوں میں

(فائدہ) یعنی اپنی قوم کی خاطر نہ کر دین کے کام میں اور نہ آپ کو ان میں گن، گو کہ اپنے قرابتی ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق امت پر کیا ہے	اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب ۶) ترجمہ:۔ نبی سے لگاؤ ہے، ایمان والے

کو زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں۔

(فائدہ) نبی[۱] نائب ہے اللہ کا، اپنی جان مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا،

اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالتی روا نہ نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے۔

(فائدہ ۲) اوپر فرمایا کہ پیغمبر سب لوگوں پر تصرف رکھتا ہے ان کی جان سے زیادہ یہاں فرمایا کہ یہ درجہ نبیوں کو ملا کہ ان پر محنت بھی زیادہ ہے، ساری خلق سے مقابل ہونا اور کسی سے خوف و رجا نہ رکھنا۔

اولوالعزم رسول پانچ ہیں	"اُن پانچ پیغمبروں کو کہتے ہیں اولوالعزم کہ ان کی ہدایت کا اثر ہزار ہا برس رہا، اور جب تک دنیا ہے۔ رہے گا۔

ان میں پہلے نام فرمایا ہمارے نبی کا۔" (الاحزاب)

(مطلب) باقی چار رسول ؑ، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ ہیں۔

"اولوالعزم" ہمت والے رسول (الاحقاف ۳۵)

بے اعتقاد منافق اور صاحبِ اعتقاد مومن میں فرق	اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۔ (التوبہ ۸۰ ص ۳۲۷)

ترجمہ:۔ تو ان کے حق میں بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر ان کے واسطے ستر بار بخشش مانگے تو بھی ہرگز نہ بخشے ان کو اللہ۔

(فائدہ ۲) یہاں سے فرق نکلتا ہے۔ بے اعتقاد کا اور گناہ گار کا گناہ ایسا کون سا ہے کہ پیغمبر کے بخشائے۔ نہ بخشا جائے اور بے اعتقاد کو پیغمبر کے ستر استغفار فائدہ نہ کرے، اب جو بے اعتقاد لوگ بھروسا کریں پیغمبر کی شفاعت پر کس دلیل سے۔؟

مثلاً آدمی سے بدی ہو یا نماز روزہ تہوا اور وہ شرمندہ ہے اور نادم ہے تو وہ گناہ گار ہے اور جو کوئی بد کام کو عیب نہ جانے اور فرضِ خدا کو کرنا نہ کرنا برابر سمجھے اور کرنے والوں کو طعن کرے وہ بے اعتقاد ہے۔"

نبی، صدیق، شہید اور صالح کون ہیں؟	النساء نمبر ۶۹ پر فائدہ لکھا ہے۔

(فائدہ) نبی وہ لوگ جن کو اللہ کی طرف سے وحی آوے یعنی فرشتہ ظاہر میں پیغام کہہ جاوے اور صدیق وہ کہ جو وحی میں آوے ان کا جی آپ ہی اس پر گواہی دے اور شہید وہ جن کو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اس پر جان دیتے ہیں اور نیک بخت وہ جن کی طبیعت نیکی ہی پر پیدا ہوئی ہے۔

تو جو لوگ ایسے نہیں لیکن حکم برداری میں لگے چلتے ہیں تو ان کو بھی ان کے ساتھ گنے گا
(وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا کا مطلب بیان کیا)

آخرت کی زندگی، برزخ، حقائق غیب

آخرت کا دن کیوں ضروری ہے

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ۔ (النور ۱۱۵)
ترجمہ:- سو کیا تم خیال رکھتے ہو؟ کہ ہم نے تم کو بنایا کھیلنے کو اور تم ہمارے پاس پھر نہ آؤ گے۔

(فائدہ) یعنی دنیا میں تو نیکی اور بدی کا اثر نہیں ملتا، اگر دوسرا عالم نہو بدلے کا تو یہ سب کھیل تھا۔

عالم غیب کب ظاہر ہوگا

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ (الانعام ۸)
ترجمہ:- اور اگر ہم فرشتے اتاریں تو فیصل ہو چکے کام پھر ان کو فرصت نہ ملے۔

(فائدہ) کہتے تھے کہ ہمارے دیکھتے فرشتے اتریں۔ سو جب آدمی فرشتوں کو دیکھیں۔ تو عالم غیب ظاہر ہووے۔ پھر عمل کی جزا بھی غیب سے ظاہر میں آنے لگے گی۔

دل کے کان ضروری ہیں اور عقل کی آنکھیں

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ـ (الانعام ۳۶) ترجمہ:- مانتے وہ ہیں جو سنتے ہیں، اور مردوں کو اٹھا دے گا اللہ، پھر اس کی طرف جاویں گے۔

(فائدہ) یعنی سب سے توقع نہ رکھو کہ مانیں، جن کے دل میں اللہ نے کان نہیں دیئے۔ وہ سنتے نہیں، تو کس طرح مانیں مگر یہ کافر کہ مثال مردے کے ہیں قیامت میں دیکھ کر یقین کریں گے۔

(الکہف نمبر ۱) ف ۳ ۔ ص ۵۰۳ بھی دیکھو)

جلدی حساب لینا کیسا ہے، ؟	اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ ۔ (الانعام ۶۲) ترجمہ:۔ تحقیق سن رکھو حکم اسی کا ہے ۔ اور وہ شتاب لیتا ہے حساب"

(فائدہ) یعنی ایک لحظہ میں آدمی کی عمر کی بھلائی برائی واضح کردے۔

ماں کا پیٹ اور قبر کیا ہے ؟	وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ (الانعام ۹۹)۔ ترجمہ:۔ اور اسی نے تم کو نکالا ایک جان سے پھر کہیں تم کو

ٹھہراؤ ہے اور کہیں سپرد رہنا"

(فائدہ) اول سپرد ہوتا ہے ماں کے پیٹ میں۔

کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے، پھر ایک ٹھہرنا ہے دنیا میں۔

پھر سپرد ہونا ہوگا قبر میں کہ آہستہ آہستہ آخرت کے اثر پیدا کرے۔ پھر جا ٹھہرے گا جنت میں یا دوزخ میں۔

(مطلب) قبر نام ہے برزخ کے عالم کا، جو دنیا اور آخرت کی درمیانی منزل ہے۔

دیدار الہی کیسے ہوگا ؟	لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ (الانعام ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اس کو نہیں پا سکتی آنکھیں، وہ پا سکتا ہے آنکھوں کو۔" اور وہ بھید جانتا ہے خبردار"

(فائدہ) یعنی آنکھوں میں طاقت نہیں کہ اس کو دیکھے مگر جو وہ آپ کو دکھا دے، اس واسطے کہ لطیف ہے۔

عذاب جہنم دائمی ہوگا	قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ، اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۔ (الانعام ۱۲۹) فرمادے گا۔ آگ ہے گھر تمہارا، رہا کرو اس میں مگر جو چاہے

اللہ تیرا رب حکمت والا خبردار ہے۔

(فائدہ) یہ جو فرمایا کہ آگ میں رہا کریں مگر جو چاہے اللہ، اس واسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہے تو اسی کے چاہنے سے، وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا۔

(نوٹ) ہود آیت ۱۰۷، ۱۰۸ پر مفصل فائدہ ملاحظہ ہو۔

شہدا کی حیات کیسی ہے؟

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا، بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (آل عمران ۱۶۹) ترجمہ:- اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ میں، مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، روزی پاتے۔''

(فائدہ شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ وہ مردوں کو نہیں، کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے۔ اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

(مطلب) یہ برزخ کے عالم کی بات ہے۔

عالم برزخ کا ثبوت فرعون پر عذاب ہو رہا ہے

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ (المومن ۴۶)

(فائدہ) یہ عالم قبر کا حال ہے، کافر کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، اور قیامت کو اس میں پیٹھے گا اور مومن کو بہشت، ،

آواگون کی تردید

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا، اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (المومنون ۱۰۰)

ترجمہ:- کہے گا، اے رب! مجھکو پھر بھیج، شاید کچھ میں بھلا کام کروں، اس میں جو پیچھے چھوڑ آیا، کوئی نہیں یہ بات ہے کہ وہ کہتا ہے اور ان کے پیچھے اڑکا ؤ ہے جس دن تک اٹھائے جاویں۔''

(فائدہ) معلوم ہوا یہ جو لوگ کہتے ہیں، آدمی مرکر پھر آتا ہے سب غلط ہے، قیامت کو اٹھیں گے اس سے پہلے ہرگز نہیں، ص ۲۰۵

جنت میں درجہ اور حیثیت کے مطابق خواہش پیدا ہوگی

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَآءُ، فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ (الزمر ۷۴)

ترجمہ:- اور وہ بولے۔ شکر اللہ کا جس نے سچ کیا ہم سے اپنا وعدہ، اور وارث کیا ہم کو اس زمین کا، گھر پکڑیں بہشت میں جہاں چاہیں، سو کیا خوب نیگ ہے محنت کرنے والوں کا۔

(فائدہ) ان کو حکم ہے کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہے گا جو اس کے واسطے رکھی ہے۔ (وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ

(حم السجدہ ۳۲)

قیامت کے دن لڑکے بوڑھے ہوں گے۔ کیا مطلب؟

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا (المزمل ۱۷)
ترجمہ:- پھر کیوں کر بچو گے اگر منکر ہو گئے اس دن جو کر ڈالے لڑکوں کو بوڑھا

(فائدہ) اس دن کی شدت سے یا درازی سے، اگرچہ وہاں جیسے ہیں تیسے رہیں گے پر مدت اتنی ہے کہ لڑکے بوڑھے ہو جائیں۔"

ہر امت کا حساب باری باری ہوگا

وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ (المرسلات ۱۱) ترجمہ:- اور جب رسولوں کا وعدہ ٹھیرے۔

(فائدہ) یعنی ہر امت کا حساب باری باری لینا ٹھیرے۔

نزع (موت) کی جسمانی تکلیف مومن اور کافر دونوں کو ہوتی ہے

النازعات (۱-۲) کے فائدہ میں لکھتے ہیں
ایک فرشتے کافر کی جان گھسیٹ کر نکالیں، اس کی رگوں میں ڈوب کر، ایک مسلمان کی جان کو بدن سے گرہ کھول دیں، وہ اپنی خوشی سے عالم پاک کو دوڑے، جیسے کسی کے بند کھول دیئے۔ لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اس میں دونوں برابر ہیں۔

یہ ذکر ہے روح کا، نیک خوشی سے دوڑتا ہے بد بھاگتا ہے، پھر گھسیٹا جاتا ہے۔

کافر و مومن کی موت میں کیا فرق ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ، قسم ہے گھسیٹ لانے والوں کی، ڈوب کر،
اور بند چھڑا دینے والوں کی، کھول کر،

ان آیات میں فرشتوں کی مختلف جماعتوں کی قسمیں کھائی گئی ہے اور مفسرین نے ان اوصاف کی بہت سی تشریحات کی ہیں، شاہ صاحب نے راجح قول اختیار کیا ہے جو حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۸۸ بحوالہ مدارک)

لغت میں نزع نے معنی سختی سے کھینچنا آتے ہیں اور نشط کے معنی کنویں میں سے ڈول نکالنا، چونکہ ڈول کو کنویں سے آہستگی کے ساتھ نکالتے ہیں اس لئے نشط کے معنی آہستگی سے نکالنے کے آنے لگے ہیں۔

شاہ صاحب نے ناشطات کا ترجمہ مرادی معنی کے لحاظ سے کیا ہے، یعنی مومن کے جسم کا بندھن کھول دیتے ہیں اور پھر روح آسانی سے نکل جاتی ہے، بخلاف منکرین حق کے، اس گروہ کے جسم کے جوڑ جوڑ کے اندر فرشتے گھستے ہیں اور ان کی روح کو کھینچ کر لاتے ہیں، کیوں کہ ان کی روح اپنے مولیٰ کی ملاقات سے بھاگتی ہے، مومن کی روح انتظار اور اشتیاق میں رہتی ہے۔

شاہ عبدالقادر صاحب سے پہلے دونوں فارسی ترجموں میں سختی سے کھینچنے اور نرمی سے نکالنے کا مفہوم ادا کیا گیا ہے۔

ان کے بعد شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب کے دونوں ترجمہ یکساں ہیں بند چھڑا دینے والوں کی کھول کر (شاہ عبدالقادر صاحب) بند

کھولدیتے ہیں جان کا بدن سے کھولدینے کر' (شاہ رفیع الدین)

اب نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مرادی اور استعاراتی ترجمہ اصل میں کس کا ہے۔ کس بھائی نے کس کی پیروی کی ہے یا دونوں پر یکساں طور پر القا ہوا ہے۔

ان دونوں بزرگ بھائیوں کے بعد تمام اردو مترجمین نے انہی حضرات کی پیروی کی ہے

(۱) ان فرشتوں کی قسم جو کافروں کے بدن میں کونے کونے گھس کر ان کی جان سختی سے نکالتے ہیں اور ان فرشتوں کی جو ایمان والوں کی جان ایسی آسانی نکالتے ہیں جیسے بند کھول دیئے ہیں۔ (ڈپٹی صاحب)

(۲) قسم ہے گھسیٹ لانے والوں کی غوطہ لگا کر اور بند چھڑا دینے والوں کی، کھول کر (شیخ الہند)

(۳) قسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں (مولانا احمد رضا خاں)

(۴) جوڑوں میں گھس کر نکالنے والوں کی قسم اور بند کھولنے والوں کی (مولانا احمد علی)

قضاء و قدر، مسئلہ تقدیر و تدبیر

"خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ" کی تفسیر	خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۔ (البقرہ ۷)

ترجمہ:۔ مہر کردی اللہ نے ان کے دل پر، اور ان کے کان پر، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

اس قسم کی آیات قرآن کریم میں کئی مقام پر آئی ہیں، اور ان میں استعارہ کے طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ سوچنے کی قوت (قلب) دیکھنے کی قوت (البصر) اور سننے کی قوت (سمع) پر خدا تعالیٰ مہر لگا کر انہیں بے کار کر دیا ہے۔

قرآن نے دل کو ایک برتن سے تشبیہ دی اور اس کے لئے مہر کرنے اور سیل بند کرنے کے الفاظ استعمال کئے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایک برتن سیل بند ہو جانے کے بعد

باہر کی چیز سے محروم ہو جاتا ہے اسی طرح دل، کان اور آنکھیں حق و ایمان کی باتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ منکروں کے ساتھ یہ عمل کرتا ہے؟ اور اگر کرتا ہے تو پھر انکار و عناد کی ذمہ داری ان پر کیوں عائد ہوتی ہے۔

اس کا جواب دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کا یہ اسلوب ہے کہ وہ قانون قدرت کو خدا تعالیٰ کا فعل بنا کر پیش کرتا ہے۔ اور قرآن کا اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ قانون قدرت یہ ہے کہ جب انسان جسم کی کسی قوت کو یا کسی حصے کو کام میں نہیں لاتا اور بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ حصہ فطری طور پر معطل اور بے کار ہو جاتا ہے، مثلاً، اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ کو حرکت سے محروم کر کے بے کار کر دے تو وہ ہاتھ شل ہو جائے گا۔ اور ہاتھ کا یہ شل ہو جانا بالکل قانون فطرت کے مطابق ہوگا، اس کی ذمہ داری خود انسان پر عائد ہو گی، قانون بنانے والے خدا پر عائد نہیں ہو گی۔

اسی طرح جب کوئی ضدی انسان پیغام حق (اسلام) کی طرف سے اپنے دل اور کان اور آنکھوں کو بند کر لیتا ہے۔ حق بات پر دھیان ہی نہیں دیتا، تو اس کی یہ تمام قوتیں حق و صداقت کے معاملہ میں بے کار ہو جاتی ہیں حالانکہ وہ قوتیں زندگی کے دوسرے معاملات میں بڑی کامیاب ثابت ہوتی ہیں، کیونکہ وہ انسان ان قوتوں کو کاروبار دنیا میں لگاتا ہے، زندگی کی ہر بات پر غور کرتا ہے، غور سے سنتا ہے، دیکھتا ہے، تو قانون قدرت کے مطابق وہ ان معاملات میں خوب ترقی کرتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب نے قرآن کریم کے اس اسلوب کی طرف آل عمران نمبر ۱۵۱ کے فائدہ میں اشارہ کیا ہے۔

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ۔ — اب ڈالیں گے کافروں کے دل میں ہیبت اس واسطے کہ انہوں نے شریک ٹھیرایا اللہ کا۔

اس پر فائدہ لکھا ہے :" یعنی وہ چور ہیں اللہ کے ، اور چور کے دل میں ڈر تا ہوتا ہے اس واسطے ان کے دل میں اللہ تعالیٰ ہیبت ڈالدے گا۔

مطلب یہ ہے کہ مشرکین کے دل میں اسلام کی طرف سے جو ہیبت ہوتی ہے وہ قانون قدرت کے تحت ہوتی ہے۔ وہ مشرک دراصل خدا کا چور ہے اور چور کے دل میں فطری طور پر خوف و دہشت بیٹھ جاتی ہے۔

شاہ صاحب نے قضا و قدر کی گتھی کو کئی مقام پر واضح کیا ہے۔ (الکہف ۴۹ کے فائدہ میں لکھا)

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا (الکہف ۴۹) اور پاویں گے جو کیا ہے سامنے اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا۔

فائدہ — اب جو کرے سو ظلم نہیں، سب اسی کا مال ہے، پر ظاہر میں جو ظلم نظر آوے وہ بھی نہیں کرتا، بے گناہ دوزخ میں نہیں ڈالتا اور نیکی ضائع نہیں کرتا۔

اور جو کوئی کہے، گناہ میں ہمارا کیا اختیار، سو بات نہیں، اپنے دل سے پوچھ لے، جب گناہ پر دوڑتا ہے اپنے قصد سے دوڑتا ہے اور جو کوئی کہے قصد بھی اسی نے دیا۔ سو قصد دونوں طرف لگ سکتا ہے اور جو کہے اسی نے ایک طرف لگا دیا۔ سو بندے کی دریافت سے باہر ہے۔ بندے سے معاملت ہے اس کی سمجھ پر، بندہ بھی پکڑے گا اسی کو جو اس سے بدی کرے نہ کہے گا کہ اس کا کیا قصور، اللہ نے کروایا۔

(نوٹ : الانفال ۲۳ و ۲۴ کے فائدہ پر بھی نظر ڈالئے (لو علم اللّٰہ فیھم خیرًا)

سورۂ الزخرف آیت ۲۰ کے فائدہ میں لکھا ،

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۔ اور کہتے ہیں، اگر چاہتا رحمان نہ پوجتے ان کو کچھ خبر نہیں ان کو اس کی، یہ سب اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی تو سچ ہے کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہیں، پر اس کا بہتر ہونا نہیں نکلتا اسی نے تریاق پیدا کیا اور زہر بھی، زہر کون کھاتا ہے۔؟

مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ نے قوت کی چیزیں بھی پیدا کیں اور ہلاک کرنے والا زہر بھی پیدا کیا، اور ساتھ ہی ساتھ دونوں کے درمیان فرق کرنے والی عقل بھی عطا فرمائی، اس کے باوجود اگر ایک آدمی گھی دودھ کی جگہ زہر کھائے تو اس کی ذمہ داری اسی پر عائد ہو گی نہ کہ خدا تعالیٰ پر۔

اس آیت کے بعد فرمایا:۔

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا الخ کیا ہم نے کوئی کتاب دی ہے ان کو اس سے پہلے؟

سو یہ اس پر مضبوط ہیں۔

اس پر دو لفظی حاشیہ لکھتے ہیں ”یعنی بہتر ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے۔“

مطلب یہ کہ کتاب ہدایت کا دیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس راہ کو پسند کرتا ہے اور وہ راہ ہے اسلام کی، نہ کفر کی۔

سورۂ النحل نمبر ۳ میں بھی اسی طرح کی ایک آیت ہے، اس پر شاہ صاحب کا فائدہ بڑا اچھا تحریر ہے۔ فرماتے ہیں:۔

یہ نادانوں کے کلام ہیں کہ اللہ کو یہ کام برا لگتا تو کیوں کرنے دیتا؟

آخر ہر فرقے کے نزدیک بعضے کام برے ہیں، پھر وہ کیوں ہوتے ہیں؟

یہاں جواب مجمل فرمایا کہ ہمیشہ رسول منع کرتے آئے ہیں، اسی سے جس کی قسمت تھی ہدایت پائی جو خراب ہوتا تھا، خراب ہوا، اللہ کو یہی منظور رہے۔

تقدیر کی دو قسموں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ (الرعد ۳۹) — مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکھتا ہے۔ اور اسی پاس ہے۔ اصل کتاب۔

(فائدہ) دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے، بعضے اسباب ظاہر ہیں بعضے چھپے ہیں اسباب کی تاثیر کا ایک اندازہ ہے، جب اللہ چاہے اس کی تاثیر اندازہ سے کم زیادہ کر دے۔ جب چاہے ویسی ہی رکھے، آدمی کبھی کنکر سے مرتا ہے اور گولی سے بچتا ہے۔

اور ایک اندازہ ہر چیز کا اللہ کے علم میں ہے، وہ ہرگز نہیں بدلتا۔ اندازہ کو تقدیر کہتے ہیں۔

یہ دو تقدیریں ہیں۔ ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی " پہلی تقدیر کو معلق اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔

مومن ماں باپ کی اولاد کافر کیوں؟	تقدیر کے اس پہلو کو واضح کرتے ہوئے لکھا۔ اور وہ لڑکا تھا سو اس کے ماں باپ تھے ایمان پر، پھر ہم ڈرے کہ

ان کو عاجز کرے زبردستی اور کفر کر کہ۔ (الکہف ۸۰)

(فائدہ) یعنی اگر وہ بڑا ہوتا تو موذی اور بدراہ ہوتا، اس کے ماں باپ اس کے ساتھ خراب ہوتے۔

بعضے آدمی کی بنیاد بری پڑتی ہے اور بعضے کی بھلی، جیسے ککڑی کھیرا، کوئی بیج میٹھا پڑا کوئی کڑوا، اگرچہ اصل میں ککڑی کھیرا میٹھا ہے، آدمی کی بنیاد مسلمانی پر ہے۔ یہی معنی سمجھنے چاہیے"

(مطلب) حدیث میں آتا ہے۔ کل مولود یولد علی الفطرۃ، فابواہ یہودانہ او ینصرانہ۔ ہر بچہ اصل فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ (ماحول) اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی۔

حضرت خضر نے جس بچہ کو ہلاک کیا، وہ واقعہ اس کلیہ کے خلاف معلوم ہوتا ہے، شاہ صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔

اتباع واطاعت، سنت وبدعت، وسیلہ وتوسل

محبت الٰہی شریعت الٰہیہ کے تحت ہونی چاہیئے

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۔ (آل عمران ۳۱-۳۲) تو کہہ، اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی، تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے اور بخشے گناہ تمہارے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے، تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پھر اگر وہ ہٹ رہیں تو اللہ نہیں چاہتا منکروں کو (ص۸۵)

(فائدہ) یعنی کوئی کسی کی محبت کا دعویٰ کرے تو اسی طرح محبت کرے جس طرح محبوب چاہے نہ جس طرح اپنا جی چاہے اور اسی طرح چاہے تو محبوب اس کو چاہے اور اللہ بندوں کو چاہے تو یہی کہ ان پر مہربان ہو اور گناہ پر نہ پکڑے، اور خیالات عبث ہیں۔"

(فائدہ ۱) یعنی بندے کی محبت یہی شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے۔

(فائدہ ۲) اب آگے مذکور ہے کہ اللہ نے حضرت مریم کو اور حضرت عیسیٰ کو محبت کے لفظ فرمائے ہیں یا پسند کے لفظ فرمائے ہیں ایسے لفظ سے شبہ نہ کھانا چاہیئے۔

بدعت کیا ہے؟

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ۔ (محمد ۳۳) اے ایمان والو، حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کئے۔ (ص۸۴۴)

(فائدہ۱) یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ میں، جب قبول ہے کہ موافق حکم ہو، اپنی چاؤ پر کام نہ کرے۔

غیر اللہ سے مدد طلب کرنا

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

وَمِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۔ (النحل ۷۳) ۔

اور پوجتے ہیں اللہ کے سوائے ایسوں کو کہ مختار نہیں ان کی روزی کے آسمان و زمین سے کچھ، اور نہ مقدور رکھتے ہیں ۔

(فائدہ) مشرک کہتے ہیں کہ مالک اللہ ہی ہے، یہ لوگ اس کی سرکار میں مختار ہیں۔ اس واسطے ان کو پوجتے ہیں۔ سو یہ غلط مثال ہے۔ اللہ ہر چیز آپ کرتا ہے کسی پر سپرد نہیں کر رکھا ۔

سارا معاملہ بندوں کا اپنے خدا سے پڑتا ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (الشوریٰ ۲۴) ص ۸۰۳ ۔ کیا کہتے ہیں؟ اس نے باندھا اللہ پر جھوٹ سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے تیرے دل پر، اور مٹا دے اللہ جھوٹ کو، اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنی باتوں سے اللہ کو معلوم ہے جو دلوں میں ہے ۔

(فائدہ) یعنی نبی پیغام پہنچاتا ہے اور بندوں کو سب معاملت اپنے رب سے ہے ۔

وسیلہ کا مطلب کیا ہے؟ | يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ ۳۵) اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے، اور ڈھونڈو اس تک وسیلہ اور لڑائی کرو اس کی راہ میں شاید تمہارا بھلا ہو ۔"

(فائدہ) یعنی رسول کی اطاعت میں جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اس کے عقل سے کرو سو قبول نہیں ۔

مطلب:۔ اصلی وسیلہ امت کے لئے "اطاعت رسول" یعنی حکم رسول کے مطابق نیکی کرتا ہے اسی کے لئے حضور کی شفاعت آخرت میں چلے گی ۔" اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے۔ آخرت میں انہی کی شفاعت ہوگی۔" (بنی اسرائیل آیت ۵۷ پر فائدہ دیکھو ص ۴۷۵)

صرف مذہبی حمیت اور جھگڑے، کافی نہیں

نصاریٰ نے جب مذہب کی تعلیم پر عمل چھوڑ دیا تو خدا تعالیٰ نے انکے اندر بغض و عداوت ڈال دی (المائدہ ۱۴)

اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ حبیب اللہ کے کلام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جاوے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور حمیت رہ جاوے تو راہ سے بہکے، (آج یہی صورت حال ہے۔)

باپ دادا کی پیروی کا دعویٰ غلط ہے

(الاعراف نمبر ۲۸) وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا، سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی سن چکے کہ پہلے باپ نے شیطان کا فریب کھایا پھر باپ کی کیوں سند لاتے ہو ص۱۵ و۲۵۱)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہر نیکی کا ثواب دوگنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الحدید ۵۷) اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے، اور یقین لاؤ اس کے رسول پر، دیوے تم کو دو بوجھے اپنی مہر سے۔ اور رکھ دے تم میں روشنی، جس کو لئے پھرو، اور تم کو معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا ہے۔

(فائدہ) یعنی اس رسول کے تابع ہو کر یہ نعمتیں پاؤ اور وہ دونا ثواب ہر عمل کا اور روشنی لئے پھرو یعنی تمہارا وجود نورانی ہو جاوے۔"

جہاد اسلامی، جبر و اکراہ، حقیقت جہاد

جہاد اسلامی کی حقیقت

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ (البقرہ ۱۹۳) ترجمہ:- اور لڑو ان سے جب تک نہ باقی رہے فساد، اور حکم رہے اللہ کا۔

(فائدہ) یعنی لڑائی کافروں سے اسی واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے

گم راہ نہ کر سکیں اور حکم اللہ کا جاری رہے - اگرہ تابع ہو کر رہیں تو لڑائی کی حاجت نہیں اور ایمان تو دل پر موقوف ہے، زور سے مسلمان کرنا کیا حاصل"، شاہ ولی اللہ رحمہ نے فتنہ کی تشریح یہ کی ہے - "والفتنة اکبر من القتل: ترویج شرک (فتح)

الانفال نمبر ۶۷ و ۳" یہ آیت اتری عتاب کی یعنی نبیوں کو جہاد سے مال سمیٹنا منظور نہیں بلکہ کافروں کی ضد توڑنی، وہ بات اسی میں ہے کہ قتل کرے تا اس کے خوف سے کفر کی ضد چھوڑیں -

ترکِ جہاد ہلاکت ہے	وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ وَاَحْسِنُوْا

(البقرہ نمبر ۱۹۵) ترجمہ:- اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاک میں -

(فائدہ نمبر ۸) یعنی چھوڑ کر جہاد نہ بیٹھو، اسی میں تمہارا ہلاک ہے -

راہ جہاد میں، کفر سے مکمل برارت ضروری ہے	وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا - (النساء نمبر ۱۴۱)

(ف ۱) جو شخص ایک مجلس میں اپنے دین کے عیب سنے پھر انہی میں بیٹھے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے -

ف (۲) اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص راہِ حق میں ہو اور گمراہوں سے بھی بنائے رکھے یہ بھی نفاق ہے -

علم دین حاصل کرنا اور جہاد کرنا، فرض کفایہ ہے	التوبہ نمبر ۱۲۲ " یعنی ہر قوم میں سے چاہیئے کہ بعضے لوگ پیغمبر کی صحبت میں رہیں تا علم سیکھیں اور پچھلوں کو سکھا دیں، اب پیغمبر

موجود نہیں لیکن علم دین موجود ہے، طلب علم فرض کفایہ ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے -

اسلام میں جبر و اکراہ	لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ الخ (البقرہ ۲۵۶)

زور نہیں دین کی بات میں، کھل چکی ہے صلاحیت اور بے راہی،

(فائدہ) یعنی جہاد کرنا یہ نہیں کہ زور سے اپنا دعویٰ قبول کرواتے ہیں بلکہ جس کام

کو سب نیک کہتے ہیں اور کرتے نہیں وہی کرواتے ہیں۔

(فائدہ ۲) یعنی جہاد ہے کافروں کی ضد توڑنے کو اور ہدایت اللہ کرتا ہے جس کی قسمت میں رکھی ہے۔"

الانفال نمبر ۳۹۔ پر فائدہ ۳: ۔ لڑو جب تک فساد نہ رہے یعنی کافروں کو زور نہ رہے کہ ایمان سے روک سکیں۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ کا اس آیت پر یہ نوٹ درج ہے۔

"یعنی حجت اسلام ظاہر شد پس گویا جبر کردن

نیست اگرچہ فی الجملہ جبر باشد (فتح الرحمٰن)

جہاد تربیت خلق ہے	وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ (آل عمران ۱۰۸)

ترجمہ:۔ اور اللہ ظلم نہیں چاہتا جہاں والوں پر"

(فائدہ) یعنی جہاد اور امر بالمعروف کا جو حکم فرمایا، یہ ظلم نہیں خلق پر، ان کی تربیت ہے۔

نیکی اور بدی، عذاب و ثواب، بے اعتقادی و گناہ گار میں فرق

گناہ کے ارادہ پر مواخذہ نہیں	قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر ۵۶ ص۴۳۶) اور کون آس توڑے اپنے رب کی مہر سے اگر جو راہ بھولے ہیں۔

(فائدہ) عذاب سے نڈر ہونا اور فضل سے ناامیدی دونوں کفر کی باتیں ہیں، یعنی آگے کی خبر اللہ کو ہے، ایک بات پر دعویٰ کرنا یقین کر کر، یہی کفر کی بات ہے لیکن دل کے خیال پر پکڑ نہیں، جب مونہہ سے دعویٰ کرے تب گناہ آتا ہے۔

آیت نمبر ۶۰ پر ف ۲

حق تعالیٰ بغیر تقصیر ظاہر کے عذاب نہیں کرتا، ایک حکم ایسا بھیجا کہ اس سے نہو سکا وہ یہ کہ مونہہ پھر کر نہ دیکھو، پھر اس گناہ پر عذاب میں پکڑا۔

(حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کا ذکر ہے۔)

مصیبت برے عمل کا نتیجہ مگر نبی اور بچے مستثنیٰ ہیں	وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (الشوریٰ ۳۵ ص ۸۰۴) ترجمہ:- "اور جو پڑے تم پر کوئی سختی

سو بدلا اس کا جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے، اور معاف کرتا ہے بہت۔"

(فائدہ) یہ خطاب عاقل بالغ لوگوں کو ہے، گناہ گار ہوں یا نیک مگر نبی نہیں داخل اور لڑکے ان کو اور کچھ واسطے ہوگا۔ اور سختی دنیا کی بھی آگئی اور قبر اور آخرت کی بھی۔

مصائب کی شدت میں، ناامیدی کا خیال فطری ہے، اس پر مواخذہ نہیں	حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا (یوسف ۱۱۰ ص ۴۰۸)

ترجمہ:- ناامید ہونے لگے رسول، اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا تھا، پہنچی ان کو ہماری مدد۔

(فائدہ) یعنی وعدۂ عذاب کو دیر لگی یہاں تک کہ رسول ناامید لگے ہونے کہ شاید ہماری زندگی میں نہ آیا، پیچھے آوے، اور ان کے یار خیال کرنے لگے کہ شاید وعدہ خلاف تھا۔

اتنے خیال سے آدمی کافر نہیں ہوتا، اگر جانتا ہے کہ یہ خیال بد ہے۔

مومن اور کافر ایک دوسرے کے لئے آزمائش ہیں	وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا (الفرقان ۲۰ ص ۵۹۹) ترجمہ:- اور ہم نے رکھا ہے تم میں ایک دوسرے

کے جانچنے کو، دیکھیں ثابت رہتے ہو۔

(فائدہ) پیغمبر ہیں کافروں کا ایمان جانچنے کو اور کافر ہیں پیغمبروں کا صبر جانچنے کو۔

مصیبت اپنے وقت پر جاتی ہے۔	وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا۔ (بنی اسرائیل ۱۱ ص ۳۶۷)

ترجمہ:- اور مانگتا ہے آدمی برائی جیسے مانگتا ہے بھلائی اور ہے انسان اتاولا اور ہم نے بنائے رات، دن دو نمونے الخ

فائدہ - یعنی گھبر لانے سے فائدہ نہیں، ہر چیز کا وقت و اندازہ مقرر ہے جیسے رات اور دن، کسی کے گھبرانے سے اور دعا سے رات کم نہیں ہو جاتی، اپنے وقت پہ آپ صبح ہوتی ہے اور دونوں نمونے اس کی قدرت کے ہیں۔

گناہ کا راست آنا، ہلاکت ہے | ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۔

(الاعراف ۹۵ ص ۲۶۶) ترجمہ :- پھر بدل دی ہم نے برائی کی جگہ بھلائی، جب تک کہ بڑھ گئے اور کہنے لگے پہنچتی رہی ہمارے باپ دادوں کو بھی تکلیف اور خوشی، پھر پکڑا ہم نے ان کو ناگہاں اور وہ خبر نہ رکھتے تھے۔

(فائدہ) بندہ کو گناہ کی سزا، پہنچتی رہے تو امید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو یہ اللہ کا بھلا دا ہے، پھر ڈر ہے ہلاک کا، جیسے کسی نے زہر کھایا، اگل دے تو امید ہے اور پچ گیا تو کام آخر ہوا۔

"لعنۃ اللہ" کا اثر کیا ہے؟ | فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (ر نمبر ۸۹) سو لعنت ہے اللہ کی منکروں پر

(فائدہ) حق بات اثر نہ کرے، یہ نشان ہے لعنت کا۔

(مطلب) منکرینِ حق کے پاس دنیا کا سامان و عیش پرہیزگاروں سے زیادہ ہوتا ہے پھر ان پر لعنت کے کیا معنی؟ ــــ شاہ صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔

گناہ کا احاطہ کیا ہے؟ | بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ، (البقرہ نمبر ۸۱)

(ترجمہ) "کیوں نہیں، جس نے کمایا گناہ، اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہ لوگ ہیں دوزخ کے، وہ اسی میں رہ پڑے"۔

(فائدہ) یعنی گناہ کرتا ہے اور شرمندہ نہیں ہوتا۔

(مطلب) یہ کہ ندامت و شرمندگی سے گناہ کا اثر دور ہو جاتا ہے شرمندگی کے اظہار کا نام ہی توبہ ہے۔

اچھی دعا کی قبولیت میں جلدی کیوں نہیں، ؟ | وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ الخ یونس نمبر ۱۱ ص ۳۴۲) ترجمہ:- یعنی آدمی چاہتا ہے کہ نیکی کا بدلہ شتاب ملے یا نیک دعا شتاب لگے سو اگر حق تعالیٰ شتاب کرے تو اپنی بدی کے وبال سے فرصت نہ پاوے مگر دونوں میں تحمل ہوتا ہے۔ نیک لوگ تربیت پاویں۔ اور بدلوگ غفلت میں پڑے رہیں۔

تکلیف و راحت قسمت کی ہے کفر و اسلام سے کوئی تعلق نہیں | اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ الخ (الاعراف ۱۳۱ ص ۲۷۲) ترجمہ: بس لو، شومی ان کی اللہ ہی پاس ہے، پر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(فائدہ) یعنی شومی قسمت بد ہے، سو اللہ کی تقدیر سے ہے، بھلائی یا برائی کا اثر ہوگا۔ آخرت میں، اس کا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی ان کے کفر سے تھی۔ کیونکہ کافر بھی دنیا میں عیش کرتے ہیں، اصل حقیقت بھی جو فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہیں۔

گناہ نہ کرنے کا دعویٰ نہ کرے | اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (ہود ۴۷ ص ۳۷۳)

(ترجمہ) اے رب میں پناہ لیتا ہوں تیری اس سے کہ پوچھوں تجھ سے جو معلوم نہ ہو مجھکو اور اگر تو نہ بخشے مجھکو اور رحم نہ کرے تو میں ہوں خرابی والوں میں۔

(فائدہ نمبر ۲) حضرت نوح نے توبہ کی لیکن یہ نہ کہا کہ پھر ایسا نہ کروں گا کہ اس میں دعویٰ نکلتا ہے بندے کو کیا مقدور ہے۔ اسی کی پناہ مانگے کہ مجھ سے پھر نہ ہو۔

صبر ہو تو بلا سے زیادہ عطا ملے | اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (یوسف ۹۰ ص ۴۰۴) البتہ جو کوئی پرہیزگار ہوا اور ثابت رہے تو اللہ نہیں کھوتا حق نیکی والوں کا۔

(فائدہ نمبر ۳) جس پر تکلیف پڑے اور وہ شرع سے باہر نہ ہو اور گھبراوے نہیں، تو آخر بلا سے

زیادہ عطا ملے۔

کفارۂ سیآت کے تین طریقے ۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ہود ۱۱۴، ص ۳۸۴)

التبہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو۔

(فائدہ) نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو تین طرح، (۱) اور جو نیکیاں کرے اس سے اسکی برائیاں معاف ہوں، (۲) اور جو نیکیاں پکڑے اس سے خو برائیوں کی چھوٹے۔ (۳) اور جس ملک میں نیکیوں کا رواج ہو وہاں ہدایت آدے اور گمراہی مٹے۔ لیکن تینوں جگہ وزن غالب چاہیئے۔ جتنا میل اتنا صابون،

فوائد کا خلاصہ ۔ طوفان نوح کے بعد عذاب عام نہ آئے کا اعلان

عجیب استدلال ہود ۴۸

دوزخ اور جنت بھی دائمی اور ذات حق بھی دائمی مگر دونوں کے درمیان فرق ہود ۱۰۸

قہر الٰہی اور مہر الٰہی ساتھ ساتھ کیوں؟ ۔ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ (الحجر ۵۰) خبر سنادے میرے بندوں کو کہ میں ہوں اصل بخشنے والا، مہربان اور یہ بھی کہ میری مار، وہی دکھ کی مار ہے"

(فائدہ) اگلا قصہ فرمایا کہ ایک بار فرشتے اتارے، ایک جا خوش خبری دیتے اور ایک جا پتھر برسائے، تا معلوم ہو کہ اس کی دونوں صفتیں پوری ہیں، بندے نہ دلیر ہوں نہ آس توڑیں ۔ ان فرشتوں کی طرف اشارہ ہے جو حضرت اسحاق کی خوش خبر دینے آئے تھے اور ساتھ ہی قوم لوط پر پتھر برسانے بھیجے گئے تھے، ص ۳۶۴

نیکی پر وعدہ اور برائی پر سکوت کیوں؟ ۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (القصص ۸۴)

جو کوئی لایا بھلائی اس کو ملنا ہے اس سے بہتر، اور جو کوئی لایا برائی، سو برائیاں کرنے والے

وہی سزا، پا دیں گے جو کرتے تھے۔

(فائدہ) نیکی پر وعدہ دیا نیکی کا، وہ ملتا ہے مقرر، اور برائی کا وعدہ نہیں فرمایا کہ شاید معاف ہو مگر یہ فرمایا کہ اپنے کئے سے زیادہ سزا نہیں ملتی۔ م ۶۵۶

کفر و گناہ ہی دراصل دوزخ ہیں	وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ (العنکبوت ۵۴) شتاب مانگتے ہیں تجھ سے عذاب اور دوزخ گھیر رہی ہے

منکروں کو۔"

(فائدہ) یعنی آخرت کا عذاب عبث مانگتے ہیں، اس عذاب میں تو پڑے ہی ہیں۔ یہ کفر اور یہ برے کام، مرنے پر نظر آوے گا، دوزخ کی آگ ہے ملاتی۔

کافر کی نیکیاں کیوں کر برباد کی جاتی ہیں	فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا۔ (الاحزاب ۱۹) پھر اکارت کر ڈالے اللہ نے ان کے کئے اور یہ ہے اللہ پر آسان"

(فائدہ) جہاں حبط اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے، یہ اللہ پر آسان ہے، یعنی حکمت میں اللہ کے کسی کی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے اس عمل ہی میں ایسا نقصان پکڑے جس سے وہ درست ہی نہیں ہو، جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی،

خوش خبری نہیں دی جاتی	وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا۔ (الاحزاب ۲۹) اور اگر تم ہو چاہتیاں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور پچھلے گھر کو، اللہ نے رکھ چھوڑا ہے ان کو جو تم میں نیکی پر ہیں، نیگ بڑا۔

(فائدہ) حضرت کے ہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تھا، اپنے اختیار رہوتا تھا، شتاب اٹھا ڈالدیتے تھے پھر قرض لینا پڑتا، یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہیں ان کو بڑا نیگ ہے، حضرت کی ازواج سب نیک ہی رہیں، مگر حق تعالیٰ صاف خوش خبری کسی کو نہیں دیتا تا نڈر نہ ہو جائے، خاتمہ کا ڈر لگا رہے، م ۶۹۸

بڑوں کو اجر بھی بڑا اور سزا بھی بڑی	ازواج مطہرات سے کہا گیا، اگر تم غلط راہ چلو گی تو

يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ــــ دونی ہو اس کو مار دوہری ــــ اور اگر اطاعت گذار رہو گی تو ــــ نُّؤْتِهَا اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ــــ دیں ہم اس کو اس کا نیگ دو بار (الاحزاب ۳۰، ۳۱

(فائدہ) یہ بڑے درجہ کا لازمہ ہے، نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا، پیغمبر کو بھی فرمایا ــــ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ الخ "

توبۃ النصوح کیا ہے؟ | تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا (التحریم ۸) توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ،

(فائدہ) صاف دل کی توبہ یہ کہ دل میں خیال نہ رہے اس گناہ کا ص ۹۳۴

جزاء و سزا کا اصول | فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ (المومنون نمبر ۱۰۰) پھر جس وقت پھونک مارے صور میں، تو نہ ذاتیں ہیں اس میں اس دن، نہ آپس میں پوچھنا۔

(فائدہ) یعنی باپ بیٹا ایک دوسرے کے شامل نہیں، ہر ایک سے اس کے عمل کا حساب ہے۔ ص ۵۷۶

(المومن ۷ میں جو کچھ فرمایا وہ خالص فضل و کرم کی بات)

رسول و نبی بے اختیار رہتے ہیں | سزا دینے یا معاف کرنے کا اختیار نبی کو حاصل نہیں ہوتا التوبہ (۱۰۶) کا فائدہ دیکھو، نبی کا کام حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔

عبادت، روزہ، اور نماز اور زکوٰۃ کی حقیقت

عبادت سے دینا قائم ہے۔ | قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ (نوح ۳) بولا (نوح) اے قوم میری! میں تم کو ڈر سناتا ہوں کھول کر، کہ بندگی

کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو۔ اور میرا کہا مانو، کہ بخشے تم کو کچھ گناہ تمہارے اور ڈھیل دے تمکو ایک ٹھیرے وعدہ تک،

(فائدہ) یعنی بندگی کرو کہ نوع انسان رہے دنیا میں قیامت تک اور قیامت کو دیر نہ لگے گی اور جو سب مل بندگی چھوڑ دو تو سارے ابھی ہلاک ہو جاؤ، طوفان آیا تھا ایسا ہی کہ ایک آدمی نہ بچے، حضرت نوح کی بندگی سے ان کا بچاؤ ہو گیا، (ص ۹۵۲)

(مطلب) اصول قدرت تو یہ ہے کہ جب اکثریت بگڑ جائے تو ساری قوم کی ہلاکت ہو، پھر نوح علیہ السلام کے ساتھ نیک بخت اقلیت کیسے بچی، ؟ اس کا جواب دیا کہ وہ حضرت کی عبادت سے بچی، ورنہ وہ بھی مستحق ہلاکت ہو چکی تھی۔

سجدہ ہی میں انسان کی بڑائی ہے	وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (النحل ۴۹)

اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے جو آسمان میں اور زمین میں ہے کوئی جانور اور فرشتے اور وہ بڑائی نہیں کرتے۔

(فائدہ) مغرور لوگوں کو سر رکھنا زمین پر مشکل پڑتا ہے، نہیں جانتے کہ بندے کی بڑائی اسی میں ہے، (ص ۳۴۴)

جنسی اختلاط کا مقصد	نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ، فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (البقرہ ۲۲۳)

(فائدہ) عورتیں تمہاری، کھیتی ہیں تمہاری، سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے۔

(فائدہ نمبر ۲) یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی ہی میں، کھیتی وہی جہاں تخم ڈالے تو اگے، اور آگے کی تدبیر کرو۔ یعنی اس صحبت میں نیت چاہئے، اولاد کی تا ثواب ہو۔

خیرات کھلی یا چھپی؟	اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ، وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَ

تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (البقرہ ۲۷۱) اگر کھلی دو خیرات کو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپاؤ اور فقیروں کو پہنچاؤ تو تم کو بہتر ہے۔

(فائدہ) اگر نیت دکھاوے کی نہ ہو تو خیرات کھلی بھی بہتر کہ اوروں کو شوق آوے، اور چھپی بھی بہتر ہے کہ لینے والا نہ شرمائے۔

انسانی طاقت سے باہر ہو تو کیا حکم ہے؟	لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرہ ۲۸۶) اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی شخص کو مگر جو اس کی گنجائش ہے۔

(فائدہ) مقدور سے باہر چیز کی تکلیف نہیں، اب جو کوئی دل میں خیال گناہ کا کرے اور عمل میں نہ لاوے اس کو گناہ نہیں لکھتے۔

انصاف اور احسان کا موقع و محل	اللہ حکم کرتا ہے۔ انصاف کو اور بھلائی کو، (النحل ۹۰) فائدہ۔ غیر کے مقدمہ میں انصاف چاہیئے یعنی برابر رکھنا

اور اپنی طرف سے بھلائی ''

اس محتاج کی قسمت سے اللہ سخیوں کو بھیج رہتا ہے، سو اس واسطے اگر ایک وقت تو نہ دے تو میٹھے جواب کہہ کہ اگلی سب خیراتیں برباد نہ ہوں۔

نماز میں دو دفعہ سجدہ کیوں؟	اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے ان کو عاجزی (بنی اسرائیل ۱۰۹)

(فائدہ) نماز میں سجدہ دو بار ہوتا ہے، اس واسطے دو بار فرمایا پہلی بار اس کلام کی تاثیر سے تعجب آتا ہے اور دوسری بار عاجزی،

تہجد کی نماز او مقام محمود میں جوڑ ہے	بنی اسرائیل	۷۹
سجدہ کی حالت میں بندہ رب سے بہت قریب ہوتا ہے ،	العلق	۱۹
قربانی حضور پر لازم تھی ، امت میں مالدار پر واجب، غریب پر نہیں،	الکوثر	۲
غیر اللہ کو سجدہ نہ کرے۔	الاعراف	۲۰۶

روزہ کا مقصد! تقویٰ کیا ہے؟ | لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ ۱۸۳) شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

(فائدہ) یعنی روزے سے سلیقہ آجائے جی روکنے کا، تو ہر جگہ روک سکو۔

قرآن اور رمضان! | وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (البقرہ نمبر ۱۸۵) اور بڑائی کرو اللہ کی اس پر کہ تم کو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو۔

(فائدہ نمبر ۱) اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا مہینہ اسی سے ٹھہرا کہ اس میں اترا قرآن پس قرآن کی خدمت اس مہینے میں اول چاہیئے۔

(فائدہ نمبر ۲) بڑائی کرو اللہ کی، یعنی عید کے دن جو تکبیر کہتے ہیں بہ آواز بلند۔

مال و دولت بڑی نعمت ہے | اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔ (بنی اسرائیل ۲۷) بے شک اڑانے والے بھائی ہیں شیطانوں کے اور شیطان ہے اپنے رب کا ناشکر۔

(فائدہ) یعنی مال بڑی نعمت ہے اللہ کی، جس سے خاطر جمع ہو عبادت میں اور درجے بڑھیں بہشت میں، اس کو بے جا اڑانا ناشکری ہے۔

سخی کبھی تنگ دست نہیں ہوتا | وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا۔ (〃 ۲۸) اور اگر کبھی تغافل کرے تو ان کی طرف سے تلاش میں مہربانی کی، اپنے رب کی طرف سے جس کی توقع رکھتا ہے تو کہہ اس کو بات نرمی کی۔

(فائدہ) یعنی جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے اور ایک وقت اس پاس نہیں تو اللہ کے ہاں امیدوار کا محروم جانا خوش نہیں آتا۔

سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟ | يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (النحل ۵۰) ڈر رکھتے ہیں اپنے رب کا اوپر سے، اور کرتے ہیں جو حکم پاتے ہیں۔

(فائدہ) ہر بندے کے دل میں ہے کہ میرے اوپر اللہ ہے، آپ کو نیچے سمجھتا ہے، یہ سجدہ فرشتوں کا

بھی ہے اور سب کا۔"

(مطلب) یہ طبعی سجدہ کی حقیقت ہے جو چار و ناچار تکوینی طور پر ہر مخلوق کر رہی ہے۔

(مفصل نوٹ النحل نمبر ۴۸ و ۴۹ کے تحت لکھا ہے وہ دیکھو۔

مالدار کی ذمہ داری | فی سبیل اللہ خرچ کرنے کا کیا مطلب ہے۔؟

کیا صرف زکوۃ دینا ـــــ شاہ ولی اللہ رح نے (کنز) کے معنی زکوۃ نمے دہند"، لکھا ہے لیکن شاہ عبدالقادر صاحب نے سورہ توبہ آیت (۳۴) کے فائدہ میں تمام انفرادی اور ملی حقوق کو شامل کیا اور لکھا"۔

"اللہ کی راہ میں خرچ کرنا یہ کہ زکوۃ اور قرض، اور حق دار کا حق دیتا رہے۔" شاہ صاحب کو خدا تعالی نے اپنے کلام ... کا فہم خاص عطا فرمایا تھا۔

قرض حسن کا کیا مطلب ہے؟	مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِیْمٌ - الحدید ۱۱)	کون ہے ایسا جو قرض دے اللہ کو، اچھی طرح قرض پھر وہ اس کو دونا کر دے، اس کے واسطے اور اسکو ملے نیگ عزت کا۔

(فائدہ) قرض کے معنی یہ اس وقت خرچ کرو جہاد میں، پھر تم ہی دولتیں برتو گے اور یہی معنی دونے کے مالک اور غلام میں بیاج نہیں جو دیا سو اس کا، اور جو نہ دیا سو اس کا) (ص ۹۴)

اللہ کی مدد کرنے کا کیا مطلب؟	وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (الحدید ۴۰) اور اللہ مقرر مدد کرے گا۔ اس کی بے شک اللہ زبردست ہے زور والا"

(فائدہ) جو اس کی مدد کرے یعنی اس کے ... رسول کی، اللہ قادر ہے، جو چاہئے ایک دم میں کرے، انسان سے یہی معاملہ ہے بھلے برے آپس میں سزا پا دیں۔

(مطلب) اللہ کی سنت یہ ہے کہ جہاد کے ذریعہ بھلوں کے ہاتھوں برے سزا پائیں،

تیمم میں مٹی سے ..... پاکی کیوں حاصل ہوتی ہے	النساء ۴۳ میں تیمم کا حکم بیان کیا گیا ہے، اس پر فائدہ لکھا ہے۔ "... اس آیت میں ذکر ہے تیمم کا پہلے جو نہ کو رہوا کہ کافر آخرت میں

آرزو کریں گے کہ خاک میں مل جاویں، خاک انسانوں کی پیدائش ہے، اور اپنی پیدائش کی طرف جانا گناہوں سے بچاؤ ہے، اس واسطے مٹی ملنے سے بھی طہارت فرمائی"

شاہ صاحب نے آیت (۴۲) سے ربط بھی بیان کر دیا اور ساتھ ہی بڑی حکیمانہ مصلحت بیان کر دی کہ مٹی سے پاکی کیوں حاصل ہوتی ہے، کیونکہ مٹی انسان کی اصل ہے اور اصل کی طرف لوٹنے سے گناہوں سے بچاؤ ہوتا ہے۔

عمل کی قدر و قیمت کیسے بڑھتی اور گھٹتی ہے

(الاعراف ۹) کے فائدہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہیں موافق وزن کے، وہی کام ہے کہ صدق سے" اور محبت سے، موافقِ حکم کیا اور برمحل کیا تو اس کا وزن بڑھ گیا، اور دکھاوے کو کیا یا رسم کو کیا یا موافقِ حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا، آخرت میں وہ کاغذ تولیں گے جس کے نیک کام بھاری ہوئے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوئے تو پکڑا گیا۔

(بدعت کی حقیقت بھی اس فائدہ سے واضح ہو گئی)

تراویح کی تاکید

البقرہ ۱۸۵ کا فائدہ صـ۴۵ پر دیکھو)

امر بالمعروف، دعوت و تبلیغ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران ۱۰۴)	اور چاہیئے کہ رہیں تم میں ایک جماعت بلاتی نیک کام پر اور حکم کرتی پسند بات کو اور منع کرتی ناپسند کو اور وہی مراد کو پہنچے۔

(فائدہ) معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں فرض ہے ایک جماعت قائم رہے، جہاد کرنے کو اور دین کا

تقید رکھتے ہو تا خلاف دیں کوئی نہ کرے ۔ جو اس کام پہ قائم ہوں وہی کامیاب ہیں ۔

اور یہ کہ کوئی کسی سے تعرض نہ کرے موسیٰ بدین خود، عیسیٰ بدین خود، یہ راہ مسلمانی کی نہیں ۔ (صـ۱۰۱)

دعوتِ حق دینے والے سب سے افضل ہیں	اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ (الحج ۷۵) ۔ اللہ چھانٹ لیتا ہے فرشتوں

میں پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں، اللہ سنتا ہے دیکھتا ۔

(فائدہ) یعنی ساری خلق میں بہتر وہ لوگ ہیں پیغام پہنچانے والے، فرشتوں میں بھی وہ فرشتے اعلیٰ ہیں، ان کو چھوڑ کر بتوں کو ماننے ہو نکمے ۔" (صـ۵۶۴)

لیکن اختیار کسی قسم کا انھیں بھی حاصل نہیں	(الحج ۷۶) میں والی اللہ ترجع الامور پر حاشیہ لکھا ہے "یعنی وہ بھی اختیار نہیں رکھتے، اختیار ہر چیز میں اللہ کا ہے ۔"

دعوت دینے والوں کو چڑانا کفر کا فعل ہے	حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی گمراہ قوم نے چڑایا کہ کیا تمہاری عبادت اور نماز تمہیں اس قسم کی (معاذ اللہ) بے تکی باتیں سکھاتی

ہے کہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں اور ہم اپنے پیدا کردہ مالوں میں جو چاہیں تصرف نہ کریں، تو اس کے جواب میں حضرت شعیب نے فرمایا ۔

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۔ (ھود ۸۸)

اور میں نہیں چاہتا کہ پیچھے آپ کروں جو کام تم سے چھڑاؤں، میں تو چاہتا ہوں یہی سنوارنا جہاں تک ہو سکے اور بن جانا ہے اللہ سے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف رجوع ہوں ۔"

فائدہ نمبرا) جاہلوں کا دستور ہے کہ نیکوں کا کام آپ نہ کر سکیں تو انھیں کو لگیں چڑانے یہی خصلت ہے کفر کی ۔"

(فائدہ ۲) یہ خصلت ہے خدا کے لوگوں کی کہ چڑانے سے برا نہ مانا اور راہ پر لانے کو سمجھاتے رہے۔

مکر و فریب کی باتیں کرنے سے کفر نہیں مٹ سکتا

(النحل ۹۱ تا ۹۲ میں بدعہدی کی مذمت کرتے ہوئے، ہر حال میں قول و قرار کی پابندی کا حکم دیا پھر فرمایا،

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ (۹۳)

اور اگر اللہ چاہتا تم سب کو ایک ہی فرقہ کرتا، لیکن بہکاتا ہے جس کو چاہے اور سجھاتا ہے جس کو چاہے۔ اور تم سے پوچھ ہوتی ہے جو کام تم کرتے تھے۔

آیت ۹۲ پر فائدہ یہ ہے (ف ۲) بدقولی کا خیال تب ہی آتا ہے جب اور بار آنا ہوتا ہے دوسرا گرایا نہ گرا، اول آپ گرتا ہے، اپنے بنے کام کو خراب کرتا ہے"

(ف ۹۳ پر) اس سے معلوم ہوا کہ کافر کو بدقولی سے نہ مارے، کفران باتوں سے مٹتا نہیں اور اپنے اوپر وبال آتا ہے"

(مطلب) یہ کہ غلط طریقوں سے کفر کو مٹانے کی کوشش نہ کرو، اس سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا،

مذہبی بحث میں اچھا انداز اختیار کیا جائے ورنہ ....

قُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ (بنی اسرائیل ۵۳)

اور کہہ دے میرے بندوں کو، بات وہی کہیں جو بہتر ہو، شیطان جھڑپ کراتا ہے آپس میں،

(فائدہ) یعنی مذاکرہ میں سخت بات نہ کہیں، شیطان لڑائی ڈالتا ہے، جب لڑائی پڑے تو اگلا سمجھتا ہو تو بھی نہ سمجھے،،

اہل کتاب سے کس انداز پر بحث کی جائے

اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَ

اللہ رب ہے ہمارا اور تمہارا، ہم کو ملتے ہیں ہمارے کام اور تم کو تمہارے کام،

لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۔ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۔ (الشوریٰ ۱۵)

اللہ اکٹھا کرے گا ہم سب کو اور اسی کی طرف پھر جانا ہے ۔

(فائدہ) پہلی کتاب والوں سے اس طرح کلام کرنی چاہیئے ۔

دعوت کے کام سے فارغ ہوکر خلوت میں عبادت کیجئے

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَإِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ (الانشراح)

پھر جب تو فارغ ہو، تو محنت کر، اور اپنے رب کی طرف دل لگا ۔

(فائدہ) یعنی حق کے سمجھانے سے فراغت پاوے تو خلوت کی عبادت میں لگ ،،

عدل، سیاست، اجتماعیت اور غلبہ اسلام

غلبہ اسلام، عہد رسالت اور کچھ عہد خلافت میں

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُونَ (یونس ۴۶)

اگر ہم دکھادیں گے تجھکو، کوئی ان وعدوں میں سے جو دیتے ہیں ان کو یا پوری کردیں گے تیری عمر، سو ہماری طرف ہے ان کو پھر آنا، پھر اللہ شاہد ہے ان کاموں پر جو کرتے ہیں ۔

(فائدہ) یعنی غلبۂ اسلام کچھ حضرت کے روبرو ہوا اور باقی ان کے خلیفوں سے ،،

نبوت کے ساتھ حکومت اور اس کے لئے تربیت

یوسف آیت ۲۱ یعنی حضرت یوسف کو عزیز کی غلامی میں کیوں پہنچایا اس پر فائدہ ـــ" اور یہ بھی منظور تھا کہ سرداروں کی صحبت دیکھیں تا رمز و اشارہ سمجھنے کا سلیقہ کمال پکڑیں اور علم خدائی پورا پاویں ۔

حضرت موسیٰ عم اور حضورؐ کا زمانہ ہجرت آٹھ سال

حضرت موسیٰ ؑ نے آٹھ سال وطن سے دور

رہ کر حضرت شعیبؑ کی خدمت کی، اس سے استدلال کر کے شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ القصص نمبر ۲ کا فائدہ) "یہ ہمارے حضرت بھی وطن سے نکلے، سو آٹھ برس پیچھے آکر مکہ فتح کیا، اگر چاہتے اسی وقت شہر خالی کرواتے کافروں سے لیکن اپنی خوشی سے دس برس پیچھے کافروں سے پاک کیا۔

(تشریح) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ ماہ رمضان کی دس تاریخ کو مکہ فتح کیا، پھر ماہ ذی الحجہ ۹ھ میں کفار سے براءت و بے زاری اور حدود حرم سے نکل جانے کا حکم فرمایا۔

اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ قبیلہ قریش کو ۱۰ھ محرم کے آخر تک مکہ سے نکل جانے یا توبہ کرنے کا حکم دیا۔ بنو ضمرہ اور بنو مدلج کے ساتھ کیے گئے معاہدہ میں ۹ مہینے باقی تھے اس لئے انھیں دس رمضان المبارک ۱۰ھ تک مہلت دی گئی، عرب کے دوسرے قبائل کو جن سے کوئی معاہدہ نہ تھا یا معاہدہ تھا تو غیر میعادی تھا، انہیں دس ربیع الثانی ۱۰ھ تک مہلت دی گئی۔

اس طرح دس سال کے بعد مکہ معظمہ کلی طور پر منکرین حق سے پاک ہو گیا۔

بدعہدی زوال کا پیش خیمہ ہے | وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ (النحل ۹۲) اور نہ ہو جیسے وہ عورت، کہ توڑا اپنا سوت کاتا محنت کیے پیچھے، ٹکڑے ٹکڑے کہ ٹھہراؤ اپنی قسمیں پیٹھنے کا بہانہ ایک دوسرے میں اس واسطے کہ ایک فرقہ ہو کہ زیادہ چڑھ رہا دوسرے سے، تو یہ اللہ پرکھتا ہے تم کو اس سے۔

(مطلب) تمہاری حالت اس عورت کی طرح نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، تم اپنی قسموں کو مکر و فریب کا ہتھیار بناتے ہو کہ ایک قوم سے زیادہ فائدہ حاصل کرے، حالانکہ اللہ تعالیٰ (اس عہد و

پیماں کے ذریعہ) تمہیں آزماتا ہے۔

یعنی عہد و پیماں کو کچے دھاگے کے برابر سمجھنا کہ جب چاہا توڑ دیا اور جب چاہا جوڑ دیا سخت ناعاقبت اندیشی ہے۔

(فائدہ) کوئی قول دے کر دغا کرتا ہے اسی واسطے کہ زبردست کو گرادے اور کمزور کو چڑھاوے، یہ اللہ نے آزمانے کو رکھا ہے کسی کے بدلے سے بدلا نہیں جاتا، ادبار سے اقبال وہی لاوے، تو آوے اور بد قولی کا خیال بھی آتا ہے جب ادبار آنا ہوتا ہے۔ دوسرا اگر ایا نہ گرا، اول آپ گرتا ہے۔ اپنے بنے کام خراب کرتا جیسے ایک عورت دیوانی تھی مالدار، سارے برس سوت کتواتی کہ چرخہ اول دوں گی اقربا، کو، جب جاڑا شروع ہوتا سوت کتر کر بوٹی بوٹی سب کو بانٹتی۔"

مکہ معظمہ واپس لانیکی پیش گوئی	اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ	جس شخص (ہستی) نے حکم بھیجا تجھ پر قرآن کا، وہ پھیر لانے والا ہے تجھکو پہلی جگہ۔

اِلٰی مَعَادٍ، (القصص ۸۵)

(فائدہ) پھیر لاوے گا پہلی جگہ، یہ آیت اتری ہجرت کے وقت، یہ تسلی فرمائی کہ پھر مکہ میں آؤ گے، سو خوب طرح آئے، پورے غالب ہو کر۔

(تشریح) شاہ صاحب نے خدا تعالیٰ کی ذات پر لفظ (شخص) کا اطلاق کیا ہے جو اب بالکل متروک ہے، اس کی جگہ (ہستی) کا لفظ بہتر ہے۔

معاد کے لغوی معنی عود (لوٹنے) کی جگہ، لوٹنے اور واپس آنے کی جگہ موجودہ جگہ کے لحاظ سے پہلی جگہ ہوتی ہے اس لئے شاہ صاحب نے پہلی جگہ ترجمہ کیا، شاہ ولی اللہ اور شاہ رفیع الدین صاحب نے لغوی معنی اختیار کئے، مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے شاہ صاحب کی توجیہ پسند کی لیکن ترجمہ کیا، اصلی وطن (یعنی مکہ معظمہ) سلف میں بعض نے معاد سے "موت"، بعض نے جنت، بعض نے آخرت اور

بعض نے مقام محمود مراد لیا ہے، حضرت شاہ صاحب نے حضرت ابن عباسؓ (کما رواہ البخاری) کے قول کو ترجیح دی ہے حافظ ابن کثیرؒ نے ان تمام اقوال میں تطبیق دے کر اس طرح تقریر کی ہے کہ معاد سے اس جگہ مکہ مراد ہے فتح مکہ اعلان تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال و موت کے قریب ہونے کا جیسا کہ سورۃ النصر میں اس اشارہ کو زیادہ واضح کر دیا گیا ہے وصال کے بعد حشر و نشر کی منزل ہے پھر آخرت کی اور آخرت کے بعد جنت مقام محمود حضور کا آخری مقام ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت میں بشارت ہے کہ آپ جس شان کے ساتھ پہلی جگہ اور دنیا کے اصلی وطن مکہ کی طرف واپس آئے ہیں اسی طرح آپ کی ہر واپسی پوری طرح شان و شوکت کے ساتھ واقع ہوگی۔

کبھی اسلام غالب	يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
اور کبھی کفر غالب	وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي

الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى (الفاطر ۱۳)

رات بیٹھا تا ہے (داخل کرتا ہے) دن میں اور دن بیٹھا تا ہے رات میں اور کام (میں) لگایا سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہے ایک ٹھیرائے وعدہ پر۔

(فائدہ) یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہے اور کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی، دیر سویر نہیں ہوتی۔

دین کا مادی غلبہ	هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
اور علمی غلبہ	رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ

وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا (الفتح ۲۸)

وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول راہ پر، اور سچے دین پر، کہ اوپر رکھے اس کو ہر ایک دین سے اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا۔

(فائدہ) اس دین کو اللہ نے ظاہر میں بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہے ہمیشہ۔

اولوالامر کون لوگ ہیں؟	وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ

(النساء نمبر ۵۹) جو اختیار والے تم میں۔

(فائدہ) اختیار والے بادشاہ اور قاضی اور جو کسی کام پر مقرر ہو، اس کے حکم پر چلنا ضرور ہے جب تک وہ خلاف خدا اور رسول حکم نہ کرے، اگر صریح خلاف کرے تو وہ حکم نہ مانے۔

اجماع امت، رضائے حق ہے	وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ (النساء ۱۱۵) اور چلے سب مسلمانوں کی راہ سے سوائے۔"

(فائدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر، جس نے جدی راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ میں، پس جس بات پر امت کا اجماع ہوا، وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے۔"

اجتماعی اطاعت پر، دنیا بھی اور آخرت بھی	مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا	جو چاہتا ہو انعام دنیا کا سو اللہ کے ہاں ہے انعام دنیا کا اور آخرت کا ـــــ

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (النساء ۱۳۴)

(فائدہ) یعنی سب مل کر شرع پر قائم رہو تو اللہ دنیا بھی دے اور آخرت بھی۔"

خلافت اور امامت میں کیا فرق ہے؟	الاعراف (۱۵۰) کے فائدہ میں لکھتے ہیں ـ" خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا کے بندوبست میں رکھے جس طرح پیغمبر

سنوار گیا تا نصرتِ حق ان کے ساتھ رہے۔"

اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار ہو جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور رہو سو امت ان سے کرے تا برکت اور قبول پاویں۔ توریت میں امام کے لوازم دیکھئے تو معلوم ہو۔"

فلسفۂ انقلاب کیا ہے؟	وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ الخ

(فائدہ) اللہ قادر ہے، جو چاہے، ایک دم میں کرے، انسان سے یہی معاملہ ہے، کھلے برے آپس میں سزا پاویں۔

امت محمدیہ علیہ السلام

کی برتری اور بزرگی، بڑوں کی وجہ سے چھوٹوں کے درجات میں ترقی، وسیلہ و شفاعت

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا (الاحزاب ۴۷) "یعنی سب امتوں سے برتر یہی امت ہے۔ (فائدہ ۳، صفحہ ۷۰۱)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، (الیضاً ۴۰) یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو، مگر رسول اللہ کا ہے، اس حساب سے سب اس کے بیٹے ہیں اور پیغمبروں پر مہر ہے، اس کے بعد کوئی پیغمبر نہیں، یہ بڑائی اس کو سب پر ہے (فائدہ)

اس امت کے اچھے اور دونوں بخشے جائیں گے، | ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ (الفاطر ۳۲) پھر ہم نے وارث کیے کتاب کے وہ جو چنے ہم نے اپنے بندوں میں سے، پھر کوئی ان میں برا کرتا ہے اپنی جان کا اور کوئی ان میں ہے بیچ کی چال پر، اور کوئی ان میں ہے کہ آگے بڑھ گیا، لے کر خوبیاں اللہ کے حکم سے یہی ہے، بڑی بزرگی باغ ہیں بسنے کے، جنمیں جاویں گے۔

(فائدہ) یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کیے ایک اور چنے بندے یعنی یہ امت، ان میں تین درجے بتائے، ایک گناہ گار، ایک میانہ، ایک اعلیٰ، سب گناہ چنے بندوں میں، امید ہے کہ آخر سب بہشتی ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارا

گناہ گار معافی ہے اور میانہ سلامت ہے اور آگے بڑھے، سو سب سے آگے بڑھے اللہ کریم ہے۔ اس کے ہاں کمی نہیں،

(مطلب) حضرت شاہ صاحب نے۔ چنے ہوئے (اِصۡطَفَیۡنَا) سے استدلال کرکے پوری امت کو جنتی کہا ہے، شاہ صاحب کے اس استدلال کا ماخذ سلف کا یہ قول ہے،

وکذا اروی عن غیر واحد من السلف ان الظالم لنفسہ من ھذہ الامۃ من المصطفین علی ما فیہ من عوج وتقصیر۔ یعنی اکثر نے یہ کہا ہے کہ گناہ گار (ظالم) بھی اسی امت میں شامل ہے اپنی تمام کوتاہیوں اور کمزوریوں کے باوجود، جس امت کو خدا تعالیٰ نے چنا ہوا فرمایا ہے، (ابن کثیر ج ۴ ص ۵۵۴)

شاہ صاحب کی تائید میں احادیث اور آثار صحابہ

حضرت شاہ صاحب نے ان تینوں طبقوں کو اس امت میں شامل فرمایا ہے، کیونکہ شاہ صاحب کے سامنے مفسرین کی وہ تمام بحث تھی جو اس آیت کی تفسیر کے تحت ان حضرات کے ہاں ملتی ہے، چنانچہ ابن کثیر نے اس تمام بحث کا خلاصہ لکھا ہے اور حسب ذیل حدیثیں اور آثار صحابہ نقل کئے ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں۔ یہ تینوں طبقے اسی امت کے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانی کتابوں کا وارث بنایا ہے، اس امت کے ظالم (گناہ گار) کی مغفرت کی جائے گی اس کے میانہ درجہ والے کو آسان حساب لے کر بخشدیا جائے گا، اس کے مقربین کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(مطلب) ابن عباس رضی نے (الکتاب) پر الف لام استغراق کا قرار دیا ہے اور اس سے تمام کتابیں مراد لی ہیں۔

(۲) عن عوف ابن مالک رضی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی ثلاثۃ اثلاث، ثلث یدخلون الجنۃ بغیر حساب ولا عذاب

حضرت عوف ابن مالک سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے تین طبقے ہیں ایک تہائی ان میں سے بے حساب اور بغیر عذاب

وثلث یحاسبون حساباً یسیراً ثم یدخلون الجنۃ

جنت میں داخل ہو جائیں گے (یہ سابقوں ہونگے) ایک تہائی۔ ان کا حساب آسان کرکے لیا جائے گا پھر وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے (یہ مقتصد یعنی درمیانہ روش والے لوگ ہوں گے)

وثلث یمحصون ویکشفون ثم تاتی الملائکۃ فیقولون وجدناھم یقولون لا الہ الا اللہ وحدہ ، یقول اللہ تعالیٰ — صدقوا لا الہ الا انا ادخلوھم الجنۃ یقولھم لا الہ الا اللہ وحدہ ، واحملوا خطایاھم علی اھل النار ،

ایک تہائی طبقہ کو تحقیق وتفتیش کے لئے میدان محشر میں روک لیا جائے گا، پھر تحقیق کے بعد فرشتے آکر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے، خداوندا! یہ لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ کا اقرار کررہے ہیں، خدا تعالیٰ فرمائے گا یہ سچے ہیں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، اچھا انھیں جنت میں داخل کردو، اس اقرار توحید کی وجہ سے اور ان کی خطاؤں کو اہل دوزخ پرڈال دو۔

حضرت ابوالدرداء کی روایت میں ہے کہ بس میدان محشر میں اس گناہ گار طبقہ کو رنج وغم پہنچے گا اور پھر جب انھیں نجات دی جائے گی تو یہ کہیں گے، —

وقالوا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُنِ الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ،لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ، — اور کہیں گے، شکر اللہ کا، جس نے دور کیا ہم سے غم، بے شک ہمارا رب بخشتا ہے قبول کرتا، جس نے اتارا ہم کو رہنے کے گھر میں اپنے فضل سے، نہ پہنچے اس میں ہم کو مشقت اور نہ پہنچے ہم کو اس میں تھکنا، —

(۱) ایک گروہ نے ظالم لنفسہ کو امت سے خارج قرار دیا ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں۔ یہ تینوں گروہ اسی امت میں داخل ہیں اور جنتی ہیں، کیونکہ اس آیت کے بعد ہی، ،منکرین کا علیحدہ ذکر کیا گیا ہے ـــــ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَھُمْ نَارُ جَھَنَّمَ ـــــ

( ) محمد ابن حنیفہ کا قول بھی یہی ہے اور امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں، ظالم وہ طبقہ ہے جس کے پاس نیکیاں اور برائیاں دونوں ہیں (ابن کثیر ج ۳ ص ۵۰۲)

(فائدہ) پہلے کہا پہلی امتوں کو اور پچھلے یہ امت، یا پہلے پچھلے اس امت کے، یعنی اعلیٰ درجہ کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہیں، پیچھے کم ہوتے ہیں۔"

اکثر مفسرین نے آیت کی تفسیر میں دونوں احتمال بیان کئے ہیں اس لئے شاہ صاحب نے بھی دونوں قول نقل فرما دیئے

پہلے قول کے مطابق یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگلی امتوں کا درجہ مجموعی طور پر امت محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام سے بلند ہے، کیونکہ سابقین ... ان امتوں میں اس امت سے زیادہ ہیں، حالانکہ یہ بات قرآن و حدیث کی تصریحات کے خلاف ہے۔

حافظ ابن کثیر رح نے اس موقعہ پر لکھا ہے کہ پہلا قول اگرچہ مجاہد اور حسن بصری رح کا ہے، جسے ابن جریرؒ نے اختیار کیا ہے۔ لیکن راجح قول دوسرا ہے، اور اسے بھی بعض تابعین نے اختیار کیا ہے، اس کے بعد حافظ ابن کثیر نے اپنا فیصلہ ان لفظوں میں دیا ہے۔

الغرض یہ امت تمام امتوں سے افضل ہے اور اس امت کے مقربین کی تعداد پچھلی امتوں سے زیادہ ہے، کیونکہ اس امت کے دین کو اور اس امت کے نبیؐ کو تمام دینوں اور تمام نبیوں پر فضیلت حاصل ہے (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۴)

صاحب روح المعانی نے قول ثانی کی ترجیح میں ایک حدیث سندِ حسن کے ساتھ طبرانی وغیرہ سے بروایت ابوبکرہ نقل کی ہے۔ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے خود یہ فرمایا ہے ـــــ هما جمیعاً من هذه الامة یہ دونوں گروہ (ثلۃٌ وقلیلٌ) اسی امت کے ہیں (مولانا عثمانی ص ۶۹۳)

شاہ صاحبؒ نے خود بھی کئی مقامات پر اس امت کی فضیلت پر جو کچھ فرمایا ہے وہ بھی قول اول کی تردید کرتا ہے۔

حضورؐ کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں امت کی مدد ہو گی	فاصبر علی ما یقولون فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل	سو تو سہتا رہ، جو کہیں، اور پڑھتا رہ خوبیاں اپنے رب کی، سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے، اور کچھ گھڑیوں میں رات کے پڑھا کر

غروبها ومن آناء اللیل فسبح واطراف النهار لعلك ترضىٰ (طٰہٰ ۱۳۰) — اور دن کی حدوں پر، شاید تو راضی ہوگا۔

(فائدہ) دن کی حدوں پر پہر پہر پر وقت ہیں نمازوں کے، سوائے پہلے پہر کے اور تو راضی ہوگا یعنی امت کو مدد ہو گی دنیا میں اور بخشش گناہوں کی آخرت میں تیری سفارش سے "۔

حضور کی وجہ سے یہ امت عذاب سے محفوظ ہے	ولولا فضل الله علیکم ورحمتهٗ	اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تم پر اور اس کی مہر دنیا اور آخرت میں، البتہ تم پر پڑتی اس چرچا کرنے

فی الدنیا والآخرة لمسکم فی ما افضتم فیه عذاب عظیم (النور ۱۴) — میں کوئی آفت بڑی۔

(فائدہ) یعنی اللہ نے اس امت کو پیغمبر کے طفیل دنیا کے عذابوں سے بچایا ہے، نہیں تو یہ بات قابل تھی عذاب کے "

(مطلب) حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں لوگوں نے جو بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا تھا آیت میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اس امت پر عذاب کی شبکل خانہ جنگی ہے؟	قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا و یذیق بعضکم باس بعض انظر کیف نصرف الآیات لعلھم یفقھون	(ترجمہ) تو کہہ! اسی کو قدرت ہے کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر سے، یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے، یا بھڑادے تم کو کئی فرقے کر کر "اور چکھادے ایک کو لڑائی ایک کی، دیکھ کس پھیر سے ہم کہتے ہیں۔ باتیں شاید وہ سمجھیں"۔ (الانعام ۶۵)

(فائدہ) قرآن شریف میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا، یہاں کھول دیا کہ عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتوں پر آیا۔ آسمان سے یا زمین سے، اور یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو آپس میں لڑادے اور ایکوں کو قتل یا قید یا ذلیل کرے، حضرت نے سمجھ لیا کہ اس امت پر یہی ہوگا، اکثر عذاب الیم، عذاب مہین، عذاب شدید، عذاب عظیم الٰہی باتوں کو فرمایا ہے، اور آخرت کا عذاب بھی ہے ان پر جو کافر ہی مرے۔

(مطلب) اس امت مسلمہ کے حق میں خانہ جنگی عذاب الیم، مہین اور شدید ہے، آخرت کا عذاب منکروں کے لئے ہے۔

اس امت پر بھی زوال آئیگا۔ عجیب استدلال	ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شیئاً" (النحل ۷۰) (ترجمہ) اور کوئی تم میں پہنچتا ہے نکمی عمر کو کہ سمجھ کے پیچھے کچھ نہ سمجھنے لگے۔

(فائدہ) یعنی اس امت میں کامل پیدا ہو کر پھر ناقص ہونے لگیں گے۔"

الواقعہ میں دوسرا استدلال بھی عجیب ہے، فرمایا۔ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم۔ ثلۃ من الاولین و قلیل من الآخرین (نمر)

(ترجمہ) اگاڑی والے سو اگاڑی والے، وہ لوگ ہیں پاس والے، باغوں میں نعمت کے، انبوہ ہے پہلوں میں اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں،

تیسرا عجیب استدلال الحج نمبر ۴۱ سے کیا ــــ الذین ان مکناھم فی الارض الخ

ترجمہ) وہ کہ اگر ہم ان کو مقدور دیں ملک میں، کھڑی کریں نماز، اور دیں زکوۃ، اور حکم کریں۔

بھلے کام کا اور منع کریں برے سے، اور اللہ کے اختیار ہے آخر ہر کام کا،
(فائدہ) یعنی یہ امت دین قائم کریں گے، ایک مدت، آخر اللہ ہی جانے۔"

حضور کی امت میں عرب اور عجم سب نے دین کو سر بلند کیا ہے	هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلو علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان

کانوا من قبل لفی ضلال مبین، وآخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم (الجمعہ ۲ و ۳) ترجمہ :- وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول، انہی میں کا، پڑھتا ان پاس اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب، اور عقل مندی، اور اس سے پہلے پڑے تھے صریح بھلاوے میں اور ایک اوروں کے واسطے انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔

(فائدہ نمبر ۱) ان پڑھے عرب لوگ تھے جن پاس نبی کی کتاب نہ تھی۔

(فائدہ نمبر ۲) یعنی یہی رسول دوسرے ان پڑھوں کے واسطے بھی ہے، وہ فارس کے لوگ، وہ بھی نبی کی کتاب نہ رکھتے تھے، حق تعالیٰ نے اول عرب پیدا کیے اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے۔"

عربی اور عجمی تمام امت پر نبی کو شفقت کرنے کی ہدایت تھی	۲۱۵ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین (الشعراء) (ترجمہ) اور اپنے بازو نیچے رکھ، ان کے واسطے جو تیرے

ساتھ ہوں ایمان والے ــــ (فائدہ) یعنی شفقت میں رکھ ایمان والوں کو۔ اپنے ہوں یا پرائے۔

اصحاب رسول صلعم کی فضیلت اور ان سے وعدہ مغفرت	والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا الخ (الفتح)۔

(ترجمہ) محمدؐ رسول اللہ کا اور جو اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر، نرم دل ہیں آپس میں تو دیکھے ان کو رکوع میں اور سجدہ میں۔"

(فائدہ) جو تندی اور نرمی اپنی (یعنی ذاتی مؤلف) خو ہو وہ سب جگہ برابر ہے اور جو ایمان سے سنور آئے وہ تندی اپنی جگہ اور نرمی اپنی جگہ "۔۔۔ اور یہ کہ وعدہ دیا ان کو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہیں، حضرت کے اصحاب سب ایسے ہی تھے، مگر خاتمے کا اندیشہ رکھا، حق تعالیٰ بندوں کو ایسی خوش خبری نہیں دیتا کہ نڈر ہو جاویں، مالک سے اتنی شاباش بھی غنیمت ہے۔

(وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا)

ابوبکر صدیق صاحب فضل تھے	وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ	(ترجمہ) اور قسم نہ کھاویں بڑائی والے تم میں۔ (النور ۲۲)

(فائدہ) بڑائی والے کہا صدیق اکبر کو، جو ان کی بڑائی نہ مانے وہ اللہ سے جھگڑے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور کے پیش کار تھے	وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ هٰرُوْنَ	اور دے مجھ کو ایک کام بٹانے والا میرے گھر کا، ہارون میرا بھائی، اس سے بندھا میری کمر اور شریک کر اس کو میرے کام میں۔

اَخِي اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِيْ وَاَشْرِكْهُ فِيْۤ اَمْرِيْ (طہ ۳۱)

(فائدہ) ایسے بڑے پیغمبروں کو خلق کی طرف بہت خیال نہیں ہوتا، ایک پیش کار چاہیئے کہ خلق کو سمجھا دے، ہمارے پیغمبر کے آگے ابوبکرؓ تھے، اول پیغمبری کے وقت بہت لوگ ان کے سمجھائے سے ایمان میں آئے "۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت، حضرت عباسؓ پر	سورۃ التوبہ کی ۱۸ سے ۲۲ تک آیتیں جب نازل ہوئیں تو "۔۔۔ اس پر کچھ گفتگو ہوئی حضرت عباس اور حضرت

علی میں، حضرت عباس نے آخر کو ہجرت کی ہے کہا حضرت علیؓ نے کہ اگر تم اول ہجرت کرتے تو جہاد میں حاضر ہوتے اور مرتبے بلند پاتے جیسے ہم نے پائے، حضرت عباس نے کہا کہ ہم بھی خدا کے کام میں تھے، خدمت حاجیوں کی اور آبادی مسجد حرام کی، سو اللہ تعالیٰ

نے فرمایا، یہ کام ان کے برابر نہیں اور مشرکوں کی خدمت قبول نہیں کوئی مسلمان خدمت کرے تو قبول ہے۔

(مطلب) اس سے ثابت ہوا کہ قرابت رسول کے ساتھ اگر عمل صالح بھی ساتھ ہو تو اس کا درجہ بلند ہے، اس سے جس کے پاس قرابت قریبہ تو ہو مگر عمل صالح نہ ہو حضرت علیؓ حضور کے چچیرے بھائی تھے، حضرت عباسؓ چچا تھے، چچا کا درجہ بڑا تھا، مگر ایمان و عمل میں حضرت علیؓ ان سے بڑھ گئے ___

نبی، صدیق، شہید اور صالحین کے ساتھ گناہ گار بھی جنت میں جائیں گے	النساء ر ۶۹ میں انعام یافتہ اور اللہ کے پیارے بندوں کی چار قسمیں بیان فرمائیں ___ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین و

الصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔

(ترجمہ) اور جو لوگ حکم میں چلتے ہیں اللہ کے اور رسول کے سو ان کے ساتھ ہیں جن کو اللہ نے نوازا، نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت اور خوب ہے ان کی رفاقت"

(فائدہ) نبی وہ لوگ، جس کو اللہ کی طرف سے وحی آئے یعنی فرشتہ ظاہر میں پیغام کہہ جاوے اور صدیق وہ کہ جو وحی میں آوے ان کا جی آپ ہی اس پر گواہی دے، اور شہید وہ جن کو پیغمبر کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اس پر جان دیتے ہیں اور نیک بخت وہ جن کی طبیعت نیکی پر پیدا ہوئی ہے، تو جو لوگ ایسے نہیں لیکن حکم برداری میں لگے جاتے ہیں، اللہ ان کو بھی ان کے ساتھ رکھے گا"

(تشریح) حضرت شاہ صاحب کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ (۱) نبی وہ ہے جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے وحی (کھلے پیغام) کے واسطہ سے ہوتا ہے۔ (۲) صدیق وہ ہے جس کا تعلق حق تعالیٰ سے الہام (پوشیدہ پیغام دکلام) کے ذریعہ ہوتا ہے، یہ دونوں درجے علمی اور ذہنی ہیں اور ایمان و یقین کے لحاظ سے ہیں۔ (۳) شہید اور صالح دو درجے عملی مرتبہ

کے لحاظ سے ہیں شہید اسلام کی سچائی پر جان قربان کرتا ہے، صالح اسلامی احکام پر چلنے کی طبیعت اور ایسا مزاج لیکر پیدا ہوتا ہے، اسے مادر زاد ولی کہتے ہیں۔

(۴) ان چاروں مقبول اور افضل طبقوں کے علاوہ ایک پانچواں طبقہ ہے، ظاہر ہے کہ وہ طبقہ عام اہل ایمان کا ہے، جو شاہ صاحب کے الفاظ میں "شریعت کی پیروی میں لگے رہتے ہیں، گرتے پڑتے اسلام کی راہ پر چلتے رہتے ہیں، گناہ بھی ہوتے ہیں اور نیکیاں بھی کرتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ ان چاروں کے ساتھ شمار کرے گا۔

اور یہ ان پر صرف خدا کا فضل ہوگا (ذالک الفضل من اللہ وکفیٰ باللہ علیما) ورنہ اس طبقہ کا اپنا عمل اس قابل نہ ہوگا، صرف ان کے کوشش کرتے رہتے، لگے رہنے او راہ اسلام پر قائم رہنے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت قائم رکھنے کی وجہ سے وہ فضل خداوندی کے حق دار ہوں گے"

مولانا تھانوی نے لکھا کہ اس جگہ اطاعت (من یطع اللہ) سے کامل اطاعت مراد نہیں ہے. کیونکہ کامل اطاعت سے تو انسان صدیقین اور صالحین میں شامل ہوجاتا ہے اور یہاں ان کے علاوہ لوگ مراد ہیں (بیان القرآن ج ۲ ص ۱۳۲)

مولانا تھانوی نے یہ بھی لکھا کہ قرآن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ عام اہل ایمان ان چاروں کے ساتھ ایک ہی جگہ جنت میں ہوں گے بلکہ انہیں وقتاً فوقتاً ان حضرات کی زیارت ہوتی رہے گی۔

حضرت شاہ صاحب کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس رفاقت اور معیت کی تفصیل کا علم نہیں رکھتے، ہم اجمالی طور پر اتنا جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو بھی ان کے ساتھ گنے گا"، اس گننے اور شمار کرنے کا کیا نتیجہ ہوگا؟ — جنت میں رفاقت کی کیا صورت ہوگی — خدا تعالیٰ نے خود فرمایا (وکفیٰ باللہ علیما) بس اسے خدا ہی خوب جانتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب کی بات ٹھیک معلوم ہوتی ہے، کیا شاہوں کے خدمت گار، شاہوں کے

ساتھ نہیں رہتے، جلوت اور خلوت دونوں میں ان کے رفیق ہوتے ہیں اور درجہ کا فرق یہ کافی ہے کہ ایک آقا ہوتا ہے، اور ایک غلام۔

نیکوں کے بیوی بچے ان کے ساتھ بلند درجات پائیں گے

المومن ۷، میں فرمایا کہ حاملین عرش اور خدا کے مقرب فرشتے توبہ اور استغفار کرنے والے مسلمانوں کے لئے یہ دعا کرتے ہیں ۔۔۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (المومن ۷)

(ترجمہ) اے رب ہمارے! اور داخل کر ان کو بسنے کے باغوں میں جن کا وعدہ دیا تو نے انکو اور جو کوئی نیک ہو ان کے باپوں میں اور عورتوں میں اور اولاد میں بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

(فائدہ) یعنی اگرچہ بہشت ہر کسی کو ملتی ہے اپنے عمل سے، جورو بیٹا اور ماں باپ کام نہیں آتا، لیکن تیری حکمتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک کے سبب سے کتوں کو اعلیٰ درجہ میں پہنچا دے اپنے (ذاتی) عمل سے زیادہ، ص۴۲

(ہاں، یہ (بھی) بدلا ہو اپنے ہی (ذہنی اور فکری) عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہوں کہ ہم بھی اسی کی چال چلیں، یہ نیت قبول پڑ جائے۔

(تشریح) اس آیت پاک میں النساء ۶۹ سے بڑی بشارت ہے ۔۔۔ اسی مفہوم کی ایک آیت الطور (۲۱) میں موجود ہے۔ ۔۔۔ والذین امنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان الحقنا بهم ذریتهم وما التناهم من عملهم من شیء، کل امرئ بما کسب رهین (ترجمہ)

اور جو یقین لائے اور ان کی راہ چلی ان کی اولاد ایمان سے، پہنچا دیا ہم نے ان تک ان کی اولاد کو اور گھٹایا نہیں ان سے ان کا کیا کچھ، ہر آدمی اپنی کمائی میں پھنسا ہے۔

(فائدہ) نیکوں کی اولاد کو یہ فائدہ ہے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ چلیں تو ان کے درجے میں پہنچیں، نیکوں کا عمل ان کو نہیں بانٹ دیتے، یہ ان کی خوشی کو ان پر مہر کی اور ان

کی راہ نہ چلیں تو جیسے اور ۔

اصول جزاء و سزا کیا ہے ؟	اوپر جو کچھ کہا گیا وہ ان کے فضل و کرم کی بات ہے ورنہ جزاء و سزا کا جو اصول مقرر ہے اور جو قانون فطرت کے عین مطابق ہے وہ یہ ہے

فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون (المومنون ۱۰۱)

(فائدہ نمبر ۸) یعنی باپ بیٹا ایک دوسرے کے شامل نہیں، ہر ایک سے اس کے عمل کا حساب ہے ۔ (صہ ۵۷۶)

یہ امت پیدا کی گئی ہے ۔	کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران ۱۱۰)

(ترجمہ) تم ہو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئے لوگوں میں ، حکم کرتے ہو پسند بات پر الخ

یعنی یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سب سے اچھی امت ہے جسے انسانی دنیا میں پیدا کیا گیا ہے ۔

عربی میں اخراج (نکالنا) تخلیق (پیدا کرنے) کے معنی دے رہا ہے اس سے قرآن کریم یہ بتانا چاہتا ہے کہ امت محمدیہ کو خدا تعالیٰ نے بالکل ایک نئی امت کے طور پر نکالا اور پیدا کیا ہے، یہ امت ماحول کی پیداوار نہیں ہے یہ امت پچھلی امتوں سے بالکل ممتاز ہے اس امت کو وہ کام انجام دینا ہے جو آج تک کسی امت نے انجام نہیں دیا اور وہ کام " دین حق " کا تمام دینوں پر غالب کرنا ہے اس طرح سے کہ دین حق قیامت تک باقی اور محفوظ ہے ۔

قرآن نے فعل متعدی مجہول لاکر مفعول (امۃ) کو نمایاں کیا ، شاہ صاحب نے فعل لازم معروف کا ترجمہ کر کے ... کو اور زیادہ اہمیت دیدی ۔ یہی اسلوب قرآن کا مقصد ہے محاسن موضح قرآن میں ہم نے اس پر مستقل بحث کی اور شاہ صاحب کے اسلوب کو خوب واضح کیا ہے ۔

دوسرے حضرات نے اس آیت کے حسب ذیل تراجم کئے ہیں ۔

(۱) بیرون آوردہ شد برائے مرداں (دونوں فارسی والے)

(۲) ہو تم بہتر امت، جو نکالے گئے ہیں واسطے لوگوں کے، یہ شاہ رفیع الدین صاحب ہیں۔ انھوں نے لفظی ترجمہ کیا ہے

(۳) تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے۔ (حضرت تھانوی)

(۴) جو عالم میں بھیجی گئی ہے۔ (شیخ الہندؒ)

(۵) لوگوں کی رہنمائی کے لئے جس قدر امتیں پیدا ہوئی ہیں ان میں تم مسلمان سب سے بہتر ہو۔ (ڈپٹی نذیر احمد صاحب)

ڈپٹی صاحب نے اُخْرِجَتْ) کو اُمَّةٍ کی صفت بنایا ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے خیر امت کی صفت بنایا ہے۔

(۶) اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے میدان میں لایا گیا ہے (مولانا مودودی)

(۷) تم تمام امتوں میں بہتر امت ہو۔ جو لوگوں کی ارشاد و اصلاح کے لئے ظہور میں آئی ہے۔ (مولانا آزادؒ)

قرآن اس امت کے لئے جو بات کہنا چاہتا ہے وہ "پیدا ہوئے" کے لفظ سے زیادہ واضح ہوتی ہے، بمقابلہ "ظاہر ہونے، بھیجنے، اور میدان میں لانے کے ___ الفاظ سے۔

انسان کی عظمت خالق و مخلوق کا تعلق

بشر، جن اور فرشتہ کیا ہے؟

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ

(الحجر ۲۹) ترجمہ :۔ اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو میں بناؤں گا ایک بشر، کھنکھناتے سے گارے سے، پھر جب ٹھیک کروں اس کو، اور پھونک دوں اس میں اپنی جان تو گر پڑیو اس کے سجدے میں :"

(فائدہ ۳) بشر وہ جو بدن رکھے کہ ہاتھ سے پکڑا جاوے اور روح رکھے ہوشیار، اگلے مخلوقات یا حیوان تھے جن کو ہوش نہیں یا فرشتے یا جن تھے جن کا بدن نہ پکڑا جائے "

(فائدہ ۴) اپنی جان یعنی خاص جس میں نمونہ ہے اللہ کی صفات کا علم اور تدبیر اور یاد حق کی، اور لگاؤ اللہ سے "

روح کیا ہے؟

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا

(بنی اسرائیل ۸۵) ترجمہ :۔ تو کہہ! روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو خبر دی ہے تھوڑی سی۔

(فائدہ) حضرت کے آزمانے کو یہود نے پوچھا، سو اللہ نے نہ بتایا کہ ان کو سمجھنے کا حوصلہ نہ تھا، آگے بھی پیغمبروں نے خلق سے باریک باتیں نہیں کہیں، اتنا جاننا بس ہے کہ اللہ کے حکم سے ایک چیز بدن میں آپڑی وہ جی اٹھا جب نکل گئی وہ مر گیا۔

اپنی روح ڈالی کیا مطلب؟

سورۂ سجدہ (۹) میں بھی نفخ روح کا تذکرہ ہے، وہاں دو فائدہ تحریر فرمائے ہیں (فائدہ ۱) اپنی جان میں سے جو مخلوق ہے اسی کا مال ہے مگر جس کو عزت دی اس کو اپنا کہا جیسے فرمایا اِنَّ عِبَادِیْ (میرے خاص بندے)

سو انسان کی جان غیب سے آئی ہے، مٹی پانی سے نہیں بنی، اس کو اپنی کہا اور یہ نہ سمجھے کہ اللہ کی جان جان ہو تو بدن بھی ہو، بدن ہو تو ترکیب ہو ذات پاک کہاں رہی۔

(فائدہ ۲) یعنی تم آپ کو دھڑ سمجھتے ہو کہ خاک میں رل گئے، تم جان ہو وہ فرشتے جانا ہے، فنا نہیں ہو جاتے ہو۔

دونوں ہاتھوں سے پیدا کرنے کا کیا مطلب	قَالَ يَآ اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَىَّ (ص ۷۵) فرمایا اے ابلیس! تجھکو کیا اٹکاؤ ہوا، کہ سجدہ کرے

اس چیز کو، جو میں نے بنائی اپنے دونوں ہاتھوں سے،

(فائدہ) دو ہاتھوں سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے، اللہ غیب کی چیزیں بناتا ہے ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزیں ایک طرح کی قدرت سے، اس انسان میں دونوں طرح کی قدرت خرچ کی ہے"

یہ گندی بوند ایمان سے پاک ہوتی ہے	كَلَّا، اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ (المعارج ۳۹) کوئی نہیں! ہم نے ان کو بنایا ہے جس چیز سے جانتے ہیں"

(فائدہ) یعنی منی سے گھن کی چیز سے، وہ کہاں لائق ہے بہشت کے، مگر جب ایمان سے پاک ہو"

مخلوق، پردہ ہے خالق کا اسی حیثیت سے اس کی تعریف ہے	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

الْخَبِيْرُ (سبا ۱) سب خوبی اللہ کی ہے، جس کا ہے جو کچھ ہے آسمان و زمین میں اور اسی کی تعریف ہے، آخرت میں اور وہی ہے حکمتوں والا سب جانتا۔

(فائدہ) دنیا میں ظاہرا اور کسی کی بھی تعریف ہوتی ہے کہ وہ پردہ ہے اللہ کے فعل کا آخرت میں پردہ نہیں، جو ہے سو اسی کی طرف سے۔

طبعی حقائق انسانی محسوسات کے لحاظ سے بیان کئے گئے ہیں

آسمان وزمین کھڑے ہیں انسان کو ایسا محسوس ہوتا ہے | وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ (الروم ۲۵) — اور اس کی نشانیوں سے یہ کہ کھڑا ہے آسمان وزمین اس کے حکم سے۔

(فائدہ) معلوم ہوتا ہے کہ آسمان کھڑا ہے، اس میں تارے چلتے ہیں جس کو دوسری جگہ فرمایا، تیرتے ہیں۔

الحجر نمبر ۱۶ میں فرمایا — وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ۔

(ترجمہ) اور ہم نے بنائے ہیں آسمان میں برج، اور رونق دی اس کو دیکھتوں کے آگے — (فائدہ) حق تعالیٰ بندوں سے وہ خطاب کرتا ہے جو یہ سمجھیں ان کے عرف میں آسمان مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک بارہ پھانک ہے۔

قرآن حکیم کی عظمت و تاثیر

قرآن مکمل شفا ہے | وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ (بنی اسرائیل ۸۲) اور ہم اتارتے ہیں قرآن میں سے، جس سے روگ چنگے ہوں اور مہر ایمان والوں کو۔ — (فائدہ) روگ چنگے ہوں، دل کے شبہے اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔

قرآن الفاظ ومعانی دونوں کا نام	وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ	اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہم نے اس کو بانٹ کر کہ پڑھے تو اس کو لوگوں پر، ٹھہر ٹھہر، اور اس کو

وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (بنی اسرائیل ۱۵۶) ہم نے اتارتے اتارا۔"

(فائدہ) بعض کتاب سے مطلب فقط معنی سمجھتے ہیں، اور اس کے لفظ بھی پڑھنے سے غرض ہے کہ نور و برکت اترتا ہے۔ اسی واسطے سورتیں اور آیتیں جدا جدا رکھیں اور تھوڑا تھوڑا اتارا ہر وقت اس کے موافق حکم۔

(مطلب) سبع مثانی" کا ترجمہ بھی شاہ صاحب نے وظیفہ کیا ہے جو بار بار پڑھا جائے۔

قرآن سینوں میں محفوظ رہے گا	بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (العنکبوت ۴۹) ترجمہ۔ بلکہ یہ قرآن آیتیں

ہیں صاف، سینے میں ان کے جن کو ملی ہے سمجھ، اور منکر نہیں ہماری باتوں میں مگر وہی جو بے انصاف ہیں۔

(فائدہ) یعنی پیغمبر نے کسی سے نہیں سیکھا۔ نہیں پڑھا، بلکہ یہ وحی جو اس پر آئی ہمیشہ کو بن لکھے جاری رہے گی، سینہ بسینہ اور کتابیں حفظ نہ ہوتی تھیں، یہ کتاب حفظ ہی سے باقی ہے لکھنا افزود رہے۔

اسباب ظاہری پر نظر، کسب حلال کی فضیلت

شرافت تقویٰ پر

انبیاء کرام بھی اسباب ظاہری پر نظر رکھتے ہیں	حضرت ابراہیم کو بڑھاپے میں حضرت اسحاق کی بشارت دی گئی اس پر حیرت زدہ ہو کر کہا ـــ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ

مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ (الحجر ۵۴) (فائدہ) معلوم ہوا کہ کامل بھی ظاہر اسباب

پر بولتے ہیں۔" (مطلب) اسباب پر نظر رکھتے ہیں، اعتماد نہیں کرتے۔

کسب محنت کی وجہ سے رذیل کہا	نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر سرداروں نے ایمان والوں کے متعلق کہا۔ وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ

(ہود ۲۷) اور دیکھتے نہیں کوئی تابع ہوا تیرا، مگر جو ہم میں نیچ قوم ہیں، اوپر کی عقل سے،

(فائدہ) کافروں نے مسلمانوں کو رذالہ ٹھیرایا اور چاہا کہ ان کو ہانک دو، تو ہم تمہارے پاس بیٹھیں، بات سنیں، سو فرمایا کہ دل کی بات اللہ تحقیق کرے گا، جب اس سے ملیں گے اگر مسلمانوں کو ہانکوں تو اللہ سے کون چھڑاوے مجھ کو، اور رذالہ ٹھیرایا اس پر کہ وہ کسب کرتے تھے، کسب سے بہتر کمائی نہیں، اسی واسطے فرمایا کہ تم جاہل ہو، (وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ) (مطلب) یعنی غور و فکر کے بعد یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے، سرسری طور پر سوچا اور مسلمان ہوگئے۔

روزی کو فضل کیوں کہا ہے؟	رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (بنی اسرائیل ۶۶) تمہارا رب وہ ہے، جو ہانکتا ہے تمہارے واسطے

کشتی دریا میں کہ تلاش کرو اس کا فضل۔ وہ ہے تم پر مہربان،

(فائدہ) اس کا فضل یعنی روزی، روزی کو قرآن میں اکثر فضل فرمایا ہے، فضل کے معنی زیادتی، سو مسلمان کی بندگی ہے واسطے آخرت کے اور دنیا ملتی ہے بڑھتی میں۔

شرافت تقوی پر ہے۔	اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الحجرات ۱۳) مقرر عزت اللہ کے ہاں اسی کو بڑی جس کو ادب بڑا، اللہ سب جانتا ہے خبردار،

(فائدہ) یعنی بڑائیاں ذات کی اور قوم کی عبث ہیں، صفت نیک چاہیئے، تری ذات کس کام کی۔

دنیا کی نعمتیں مومن کے لئے، کافر شریک ہوگئے	قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

الْقِیَامَةِ ، (الاعراف ۳۲) تو کہہ! کس نے منع کی ہے رونق اللہ کی، جو پیدا کی اس نے اپنے بندوں کے واسطے ستھری چیزیں کھانے کی ؟ ۔ تو کہہ! وہ ہے ایمان والوں کے واسطے دنیا کی زندگی میں نتری انکی ہیں قیامت کے دن ۔ (فائدہ) یعنی منع کام میں خرچ نہ کرے، باقی کھانا پینا سب روا ہے جو نعمت ہے سلمانوں کے واسطے پیدا ہوئی ہے دنیا میں کافر بھی شریک ہو گئے، آخرت میں فقط انہی کو ہے۔

حرام روزی کیوں آسانی سے مل جاتی ہے	اصحاب سبت (ہفتہ والوں) کو اس دن شکار منع تھا مگر مچھلیاں اسی دن زیادہ رو برآتی تھیں، انھوں نے حیلہ کرکے ہفتہ کو بھی شکار

شروع کر دیا، اس پر فرمایا ۔ کَذٰلِکَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (الاعراف ۱۶۳)

یوں ہم آزمانے لگے ان کو اس واسطے کہ بے حکم تھے ۔

(فائدہ) اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو حلال روزی نہ ملے اور حرام چاہے تو ملے تو اسکو آزمائش ہے، آخر وہ روزی وبال ہوگی اور معلوم ہوا کہ حیلہ اللہ پاس کام نہیں آتا،

مال خدا کا انعام ہے غرور وتکبر سے عذاب آتا ہے	مغرور باغ والا اپنے غریب ساتھی سے کہتا ہے ۔ اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً وَّاَعَزُّ نَفَرًا (الکہف ۳۴) مجھ پاس زیادہ ہے تجھ سے مال

اور آبرو کے لوگ ۔ (فائدہ) مال تو اللہ کی نعمت تھی، پر اترانے سے اور کفر بکنے سے آفت آئی ۔

اہل اللہ کے پاس مال کہاں ؟	حضرت لقمان نے بیٹے کو صرف نماز کی تلقین کی زکوٰۃ کی نہیں ۔ یَا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ (لقمان ۱۷)

اے بیٹے کھڑی رکھ کر نماز اور سکھلا بھلی بات الخ ۔ (فائدہ) نماز کے ساتھ زکوٰۃ نہیں کہی، ایسے لوگوں کے پاس مال کہاں ؟

کافر کو سب کچھ دنیا چاہتا ہے مگر...	الزخرف (۳۵) پر لکھتے ہیں ۔" یعنی کافر کو اللہ نے پیدا کیا، کہیں تو اسکو آرام دے آخرت میں تو عذاب ہے، دنیا ہی میں آرام ملتا، مگر ایسا ہو

تو سب دہی کفر پکڑ لیں "

نصاریٰ خوش حال کیوں ہیں ظاہری اسباب پر قناعت کرنی چاہئے	قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

(المائدہ ۱۱۴) بولا عیسیٰ مریم کا بیٹا، اے اللہ رب ہمارے، اتار ہم پر خوان بھرا آسمان سے کہ وہ دن عید رہے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کو، اور نشانی تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو، اور تو ہے بہتر رزق دینے والا "

(فائدہ) بعضے کہتے ہیں کہ وہ خوان اترا چالیس روز، پھر بعضوں نے ناشکری کی . . . بعضے کہتے ہیں نہ اترا، یہ تہدید سنکر نانگنے والے ڈر گئے، نہ مانگا، لیکن پیغمبر کی دعا بے عبث نہیں، اور اس کلام میں نقل کرنا بے حکمت نہیں، شاید اس دعا کا اثر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی امت میں آسودگی مال ہمیشہ رہی، اور جو کوئی ان میں ناشکری کرے یعنی دل کے چین سے عبادت میں نہ لگے بلکہ گناہ میں خرچ کرے تو شاید آخرت میں سب سے زیادہ عذاب پاوے۔ اس میں مسلمانوں کے لئے عبرت ہے کہ اپنا مدعی خرق عادت کی راہ سے نہ چاہے پھر اس کی شکر گذاری بہت مشکل ہے۔ اسباب ظاہری پر قناعت کرے تو بہتر ہے۔

مال حرام سے توفیق طاعت کم ہو جاتی ہے	آل عمران آیت (۱۳۰) کا فائدہ دیکھو۔
نیکی و بدی میں کفو کا اعتبار رہے۔	اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً الخ (النور ۳) (فائدہ) مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر

نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے، دو واسطے ایک یہ کہ اس کا کفو نہیں۔ اس کو عار ہے دوسرے یہ کہ علت نہ لگ جاوے۔ لیکن اگر کرے تو درست ہے، یعنی بہتر نہیں ہے۔

علم و دانش، باطن کی صفائی، روحانی طاقت

باطن کی صفائی حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے آئے، یہ قوم لوط کو تباہ کرنے جا رہے تھے اور بشکل انسان آئے تھے حضرت ابراہیمؑ ان کو دیکھ کر ڈر رہے۔ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ (الحجر ۵۳) وہ بولا، ہم کو تم سے ڈر آتا ہے بولے، ڈر مت! ہم تجھکو خوشی سناتے ہیں ایک ہوشیار لڑکے کی ——— (فائدہ) ظاہر کچھ سبب نہ تھا ڈر کا، پر ان کے ساتھ جو حکم تھا عذاب کا حضرت ابراہیم کے دل پر اس کا اثر پڑا، دل کی صفائی سے یہ ہوتا ہے۔"

علماء، سمجھ والے لوگ ہیں اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ (الفاطر ۲۸) اسی طرح اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں جن کو سمجھ ہے۔ تحقیق اللہ زبردست ہے بخشنے والا، ——— (فائدہ) یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہیں، ڈرنا اللہ سے سمجھ والوں کی صفت ہے، اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح ہے، زبردست بھی ہے کہ ہر خطار پر پکڑے اور غفور بھی ہے کہ گناہ گار کو بخشے۔"

(نوٹ) اوپر "غلام علیم" میں علیم کا ترجمہ ہوشیار لڑکا کیا، یعنی علم کا ترجمہ دانش کیا اور یہاں بھی ——— معلوم ہوا کہ شاہ صاحب کے نزدیک صرف معلومات جمع کرنے والوں کو علماء نہیں کہا جا سکتا۔

ارواح کاملین سے ملاقات ہوتی ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ (الزخرف ۴۵) ——— (ترجمہ آیت) اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے کبھی ہم نے رکھے ہیں رحمان کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاویں۔

(فائدہ) یعنی کسی دین میں شرک روا نہیں رکھا اور پوچھ دیکھ، یعنی جس وقت ان کی ارواح سے ملاقات ہو یا ان کے احوال کتابوں سے تحقیق کر۔

عالم کا قول کب سند ہے	توبہ آیت (۳۱) کا فائدہ (۲) دیکھو۔
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی کیا کیا صورتیں ہیں	ھود نمبر ۱۸ کا فائدہ دیکھو۔

بڑھاپے میں ماں باپ سے نباہو	تو نہ کہہ ان کو "ہوں" اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان کو بات ادب کی، آگے فرمایا۔

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے، جو تم نیک ہو گے تو وہ رجوع لانے والوں کو بخشتا ہے۔ (بنی اسرائیل ۲۳، ۲۴)

(فائدہ) یعنی دل میں آوے کہ بوڑھے ماں باپ سے یہ معاملت نباہنی مشکل ہے، تو فرمادیا کہ جس کی نیت نیکی پر ہے اگر خطا کرے اور پھر رجوع لاوے تو اللہ بخشنے والا ہے۔

آدم و حوا نمونۂ تقدیر تھے	اعراف نمبر ۱۹ ف

جو کچھ انسانوں میں ہونا مقدر تھا وہ حضرت آدم میں اول ظہور پکڑ گیا، اس میں وہ نمونۂ تقدیر تھے اولاد کے گناہ ان میں نظر آئے، جیسے آئینہ میں صورت، چنانچہ نفس کی خواہش اور اللہ کی بے حکمی، یہ سب اولاد کی خوئیں ان میں نظر آئیں،

ہ حضرت ابراہیم کا اپنے باپ کو سلام رخصت کا فرمانا کا ادب مریم ۴۷

ہ حضرت موسیٰ کو بروں کی صحبت سے روکا، پھر دوسروں کی حقیقت کیا ہے طٰہٰ ۔ ۱۶